رہبر ملت
محبوب عالم عبد السلام سنگھی

15-1-2-2

جدید

جغرافیہ ضلع سدّھارتھ نگر

(درجہ سوئم کے لئے)

(چھبیسواں ترمیم شدہ ایڈیشن)

مرتب

عبد الرحمٰن ولی محمد

موبائل نمبر 09559692599

ناشر

خیر بکڈپو

خیر العلوم بلڈنگ، ڈومریاگنج، سدھارتھ نگر (یوپی)

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : جغرافیہ ضلع سدھارتھ نگر

مرتب : عبدالرحمن ولی محمد

ڈیزائننگ : افضل حسین بستوی، دہلی 9868594259

سن طباعت : ۲۰۱۷ء

ناشر : خیر بکڈپو، خیر العلوم بلڈنگ، ڈومریا گنج، سدھارتھ نگر یوپی

قیمت : ₹ 35

ملنے کے پتے

خیر بک ڈپو، خیر العلوم بلڈنگ، ڈومریا گنج، سدھارتھ نگر، یوپی

افشاں بک ڈپو، ڈومریا گنج، سدھارتھ نگر، یوپی

کتب خانہ قادریہ، اٹوابازار، سدھارتھ نگر، یوپی

شاردا بک ڈپو، بسکوہر روڈ اٹوابازار، سدھارتھ نگر، یوپی

Scanned with CamScanner

حرف آغاز

ضلع سدھارتھ نگر پہلے ضلع بستی میں شامل تھا، دسمبر ۱۹۸۸ء میں اسے بستی سے الگ کر کے مستقل ضلع بنا دیا گیا۔ ضرورت پیش آ گئی تھی کہ الگ سے اس کا جغرافیہ مرتب کیا جائے۔ اس احساس کے پیش نظر مولانا عبدالرحمن ولی محمد حفظہ اللہ نے بعض احباب کے تعاون سے اس کا جغرافیہ مرتب کیا۔ جو مدارس و مکاتب میں بے حد مقبول ہوا۔ اب تک اس کے تقریباً پچیس ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

محترم مرتب کی تہذیب و تنقیح اور حذف و اضافہ کے ساتھ جغرافیہ ضلع سدھارتھ نگر کا یہ چھبیسواں ایڈیشن ہے۔ جو انتہائی کامل و جامع اور مدارس و مکاتب کے طلبہ کے لئے بہت مفید ہے۔ جغرافیہ نویسی بڑا خشک، مشکل اور سیکولر فن ہے، جس کے تقاضے بڑے متضاد اور صبر آزما ہیں بڑی خوشی کی بات ہے کہ فاضل مرتب نے جغرافیہ نویسی کے تقاضے پورے کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ جس میں وہ بڑی حد تک کامیاب ہیں۔

گزشتہ ایڈیشن کی طرح اس جدید ایڈیشن پر بھی میں نے سرسری طور پر نظر ثانی کی ہے۔ بعض اصلاحات کی ہیں اور کچھ مشورے بھی دیئے ہیں۔ مجھے پوری اُمید ہے کہ جغرافیہ سدھارتھ نگر کا یہ ایڈیشن بھی مدارس و مکاتب کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے میری دُعا ہے کہ وہ اس کتاب کے مرتب، تمام معاونین اور ناشر (خیر بکڈپو) کو اجر عظیم سے نوازے۔ (آمین)

ابوالعاص وحیدی

ڈومریا گنج، سدھارتھ نگر، یوپی

۸ر جون، ۲۰۱۶ء

موبائل: 09554427083

پیش لفظ

الحمد لله الذی علم الانسان مالم یعلم والصلوٰة والسلام علی نبیّہ۔

ہمارے ہندوستان میں سہولت کے پیش نظر ملک کو صوبوں، کمشنریوں، ضلعوں میں تقسیم کر کے ایک بڑے رقبے کو چھوٹا کیا گیا ہے، ضلع سدھارتھ نگر کا وجود بھی اسی طرح تقسیم کی دین ہے۔

اب تک مکاتب اسلامیہ کے درجہ چہارم میں ضلع بستی کا جغرافیہ داخل نصاب تھا مگر اب تقسیم کے بعد "جغرافیہ ضلع سدھارتھ نگر" کی ترتیب ناگزیر تھی جس سے بچے اپنے ضلع کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جانکاری حاصل کر سکیں اس سلسلے میں ہماری پہلی کوشش حاضر خدمت ہے۔

اس کتاب کو آسان، دلچسپ اور ہر لحاظ سے مفید بنانے کی حتی الامکان پوری کوشش کی گئی ہے۔ باتوں کو واضح کرنے کے لئے مناسب جگہوں پر تصویریں اور نقشے دے کر بچوں کے لئے سبق کافی آسان بنایا گیا ہے نیز بچوں کے احساسات اور جذبۂ تجسس کی تسکین کے لئے ضلع کے باشندوں کے رہن سہن، طبعی حالات، پیداوار اور آب وہوا کے اثرات کو بالاختصار پیش کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہر بحث میں یہ بات خاص طور پر ملحوظ خاطر رہی ہے کہ بچے اپنے ذہن پر بوجھ محسوس کئے بغیر بہت کچھ سیکھ سکیں۔

اساتذہ حضرات سے گزارش ہے کہ کتاب میں دیئے گئے اسباق اور

Scanned with CamScanner

تصویروں کے علاوہ مزید اپنی طرف سے مثالیں دے کر سبق کو اچھی طرح بچوں کے ذہن نشین کرنے کی سعی فرمائیں۔ بچوں سے نقشے اور خاص خاص تصویروں کے ماڈل بنوائیں اور مناسب سوالات کر کے ان کے مختلف گوشوں کی طرف توجہ دلائیں۔

ہم نے حتی المقدور ضلع کے متعلق تمام ضروری معلومات بچوں کے ذہن کو سامنے رکھ کر جمع کرنے کی کوشش کی ہے تاہم اس کوشش میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ اساتذہ حضرات کی رائے پر موقوف ہے، ہم اپنے تمام عالی ظرف کرم فرماؤں کے شکر گزار ہیں جن کی رہنمائی اور اعانت نے ہمیں اس خدمت کا حوصلہ بخشا۔ اس کتاب کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہر نیک مشورہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

اس جدید ایڈیشن کے سلسلے میں ہم جناب مولانا فخر الدین ندوی نائب ناظم جامعہ اسلامیہ خیر العلوم، ڈومریا گنج کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے خیر بکڈپو ڈومریا گنج کے زیر اہتمام اس کتاب کو شائع فرمایا۔ فجزاہ اللہ حسن الجزاء

عبد الرحمٰن ولی محمد

موضع بگہوا، ڈومریا گنج، سدھارتھ نگر، یوپی

موبائل نمبر 09559692599

۲۰؍جون ۲۰۱۶ء

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۱)

یادرکھنے کی باتیں

بچو! ہمارے ملک کا نام ہندوستان ہے جو بہت بڑا ملک ہے اس کا سب سے بڑا ذمہ دار صدر (راشٹر پتی) کہلاتا ہے۔ صدر کو مشورہ دینے کے لئے ایک وزارت (مشورہ کمیٹی) ہوتی ہے جس میں ایک وزیر اعظم (پردھان منتری) اور کئی وزیر ہوتے ہیں۔ انتظام کی سہولت کے لئے ملک کو کئی بڑے بڑے حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ہر حصہ کا ذمہ دار ایک گورنر (راجیہ پال) ہوتا ہے جسے صدر مقرر کرتا ہے۔

ملک کا وہ حصہ جس کا انتظام ایک گورنر کے سپرد ہو "صوبہ" کہلاتا ہے۔ ہر صوبہ کی ایک علاحدہ وزارت ہوتی ہے جو صوبے کے معاملات میں گورنر کو مشورے دیتی ہے۔ صوبے کی وزارت میں ایک وزیر اعلیٰ (مکھیہ منتری) اور چند دوسرے وزیر ہوتے ہیں۔ ہمارے صوبہ کا نام "اتر پردیش" ہے جو کئی لحاظ سے ملک کا سب سے مشہور صوبہ ہے چونکہ صوبہ بھی ملک کا کافی بڑا حصہ ہوتا ہے اس لئے انتظامی سہولت کی خاطر انہیں بھی کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور ہر حصے کا انتظام ایک کمشنر کے سپرد ہے۔

صوبے کا وہ حصہ جو ایک کمشنر کے سپرد ہو "کمشنری" کہلاتا ہے۔ ہماری کمشنری کا نام بستی ہے جس کا وجود ۱۹۹۷ء میں ہوا ہے۔

کمشنریاں بھی کئی حصوں میں تقسیم کر دی گئی ہیں اور ہر حصہ ایک ضلع ادھیکاری (ڈی۔ ایم) کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

کمشنری کا وہ حصہ جو ایک ضلع ادھیکاری (ڈی۔ایم) کے سپرد ہو "ضلع" کہلاتا ہے۔ ہمارے ضلع کے پہلے ڈی۔ایم کا نام حوصلہ پرسادورما تھا۔

ہمارے ضلع کا نام "سدھارتھ نگر" ہے جسے ۲۹/دسمبر ۱۹۸۸ء میں بستی سے الگ کر کے ایک مستقل ضلع بنادیا گیا۔

سوالات

۱۔ صوبہ کسے کہا جاتا ہے؟

۲۔ کمشنری کسے کہا جاتا ہے اور ہماری کمشنری کا کیا نام ہے؟

۳۔ ہمارا ضلع کس ضلع سے کٹ کر بنا ہے اور کب؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۲)

خاکہ اور نقشہ

ضلع کے بارے میں معلومات حاصل کرنے سے پہلے خاکہ ونقشہ کے بارے میں جانکاری ضروری ہے۔

خاکہ: کسی چیز کی ایسی شکل جس سے پتہ چلے کہ وہ چیز کتنی جگہ گھیرتی ہے اس کو خاکہ کہا جاتا ہے۔اسے سمجھنے کے لئے اپنی دوات کاپی پر رکھ کر اس کے چاروں طرف پنسل سے نشان بناؤ پھر دوات اٹھا کر دیکھو یہ دوات کا خاکہ کہلائے گا۔

دوات کا خاکہ

پیمانہ: کسی بڑی چیز کا خاکہ یا نقشہ بنانے کے لئے جو ناپ ہم مان لیتے ہیں اسے پیمانہ کہتے ہیں مثلاً کسی میدان کی لمبائی ۶۰ میٹر ہے اور چوڑائی ۳۰ میٹر ہے ظاہر ہے کہ یہ لمبائی اور چوڑائی کسی کاغذ پر نہیں آسکتی ہے اس لئے مان لیا کہ ۱۰ میٹر = ۱ سینٹی میٹر تو اس طرح میدان کی لمبائی ۶۰ میٹر = ۶ سینٹی میٹر اور چوڑائی ۳۰ میٹر = ۳ سینٹی میٹر ہو جائے گی۔اور پورا میدان ۶x۳ سینٹی میٹر چوڑے کاغذ پر سمٹ جائے گا۔

میدان کا خاکہ

نقشہ: گاؤں یا شہر میں مکان، اسکول، کنواں، باغ، قبرستان، تالاب، مسجد وغیرہ کو جغرافیائی نشانات کے ذریعہ واضح کر دینے کو نقشہ کہتے ہیں۔اس طرح تم کسی بھی چیز کا نقشہ بنا سکتے ہو۔

اگر تمہیں ایک گاؤں کا نقشہ بنانا ہو تو اس طرح بناؤ البتہ اتنا یاد رہے کہ

نقشہ میں ہمیشہ اوپر اتر، نیچے دکھن، دائیں پورب، بائیں پچھم ہوتا ہے۔ نقشہ بڑے فائدے کی چیز ہے اس کی مدد سے دنیا اور دنیا کے مختلف ملکوں، شہروں، پہاڑوں، ندیوں اور سڑکوں وغیرہ کے نام اور رقبے گھر بیٹھے معلوم ہو جاتے ہیں۔

سوالات

۱۔ خاکہ اور نقشہ کسے کہتے ہیں؟

۲۔ نقشہ میں سمتیں کیسے معلوم کرو گے؟

۳۔ نقشہ سے کیا فائدے ہیں؟

سبق نمبر (۳)

ضلع سدھارتھ نگر

ہمارے ضلع کا نام سدھارتھ نگر ہے یہ صوبہ اتر پردیش کے بستی کمشنری کا ایک ضلع ہے جس کا وجود ۱۹۸۸ء میں ہوا۔ اس کا صدر مقام (تتری بازار) نوگڑھ ہے۔ بستی کمشنری میں ضلع سدھارتھ نگر کے علاوہ سنت کبیر نگر اور بستی کل تین ضلعے ہیں جو ایک کمشنر کے ماتحت ہیں۔

وجہ تقسیم ۱۸۶۵ء میں گورکھپور سے کاٹ کر ضلع بستی بنایا گیا۔ چونکہ ضلع بستی کافی بڑا تھا اس لئے اس کے شمالی حصے کو الگ کر دیا گیا تا کہ مزید ترقی دی جا سکے۔

وجہ تسمیہ پرانی بودھ یادگاروں کے پائے جانے کی وجہ سے اس ضلع کو شہزادہ سدھارتھ (گوتم بدھ) کی جائے پیدائش سمجھا جاتا ہے اس لئے انھیں کے نام پر اس ضلع کا نام سدھارتھ نگر رکھا گیا۔

حدود اربعہ ہمارے ضلع کے شمال میں ملک نیپال، جنوب میں ضلع بستی، مشرق میں ضلع سنت کبیر نگر و مہراج گنج اور مغرب میں ضلع بلرام پور و گونڈہ واقع ہے۔

وسعت ہمارے ضلع کی اوسط لمبائی مشرق تا مغرب تقریباً ۶۴ کلومیٹر اور اوسط چوڑائی شمال تا جنوب تقریباً ۵۳ کلومیٹر ہے اور کل رقبہ تقریباً ۲۹۵۶ مربع کلومیٹر ہے۔

دیہی زمین کا رقبہ تقریباً ۲۹۲۶،۰۳ (دو ہزار نو سو چھبیس اعشاریہ صفر تین) مربع کلومیٹر اور شہری زمین کا رقبہ تقریباً ۲۵،۰۷ (پچیس اعشاریہ صفر سات) مربع کلومیٹر ہے۔
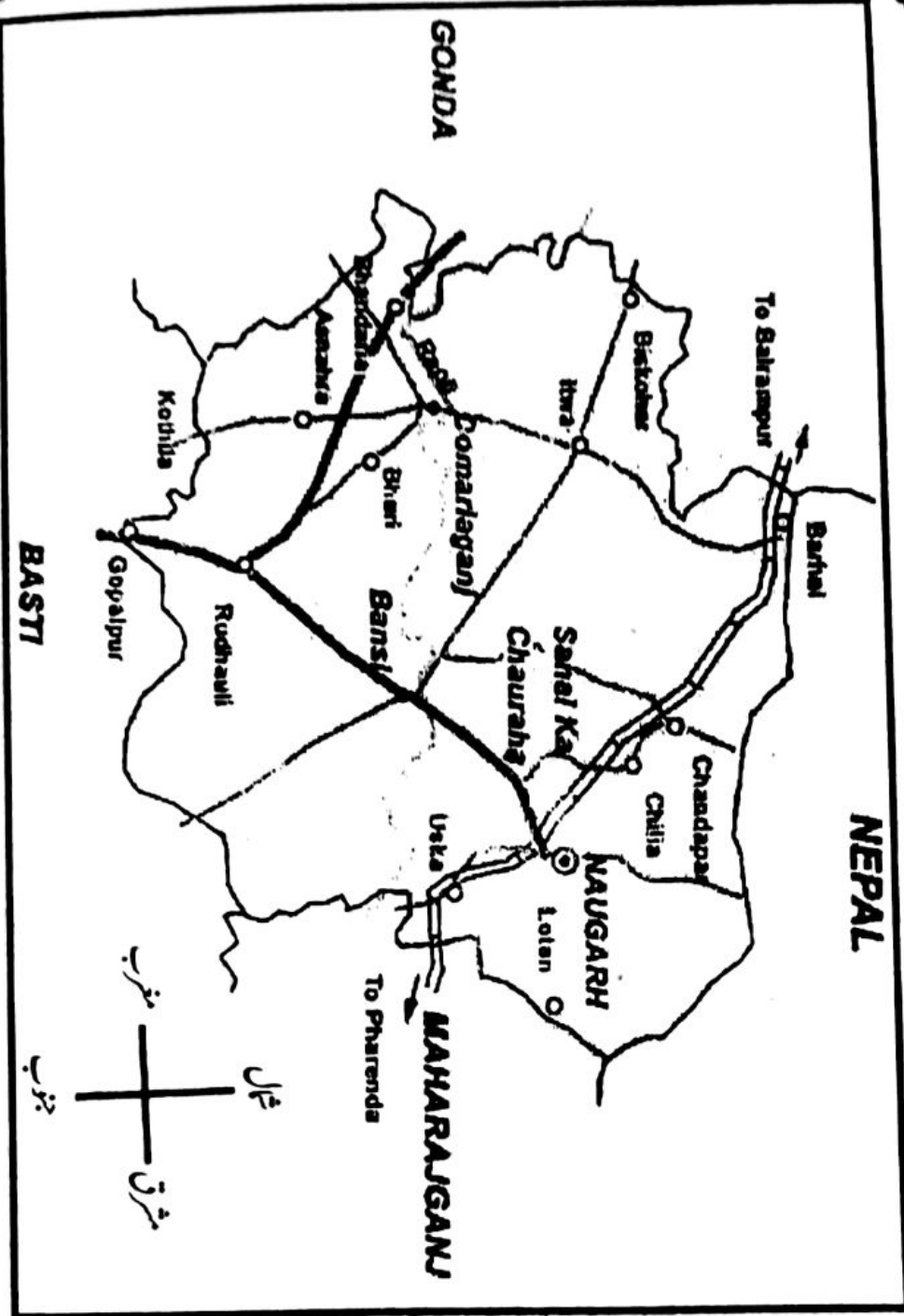
سوالات

۱۔ ضلع سدھارتھ نگر کا حدود اربعہ بتاؤ؟

۲۔ ہمارے ضلع کا نام سدھارتھ نگر کیوں پڑا؟

۳۔ ضلع سدھارتھ کا رقبہ بتاؤ؟

سبق نمبر (۴)

ضلع کی تاریخ

ہمارا ضلع سینکڑوں سال پہلے جنگلوں سے ڈھکا ہوا تھا جن میں جنگلی جانوروں کے علاوہ جنگلی قومیں جیسے کول، بھیل، گونڈ، سنتھال وغیرہ بھی آباد تھیں۔

جب دراوڑ یہاں آئے تو اس ضلع پر ان کا قبضہ ہوا اور آریوں کی آمد پر دراوڑوں کو یہاں سے جانا پڑا اور یہ ضلع آریوں کے قبضے میں آ گیا۔

کہا جاتا ہے کہ ہمارا ضلع مشہور راجا سدّھودھن کی حکومت میں شامل تھا جو راجکمار سدھارتھ (گوتم بدھ) کے والد تھے ان کی راجدھانی کپلوستو تھی جسے اس وقت ''تلوراکوٹ'' کہا جاتا ہے جو شہرت گڑھ سے شمال کی طرف تولہوا بازار کے پاس واقع ہے۔

مشہور ہے کہ گوتم بدھ کی پیدائش تقریباً ۵۶۳ قبل مسیح کپل وستو کے نزدیک لمبنی باغ میں چھتریہ ذات کی سوریہ ونشی نسب کے شاکیہ قبیلے میں اس وقت ہوئی تھی جب کہ ان کی والدہ (جن کا نام مہامایا تھا) اپنی سسرال کپلوستو سے اپنے میکے کولیہ ریاست (نیپال میں موجودہ نول پراسی ضلع) جا رہی تھیں۔ ضلع کے مختلف جگہوں پر کھدائی سے نکلے ہوئے سکے اور دوسری چیزوں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یہ ضلع پہلے بودھوں کی تیرتھ گاہ رہا ہے۔ بدھ مت کے خاتمے کے بعد اس ضلع پر تھاروں اور بھروں کا قبضہ تھا اور کہیں کہیں راجپوت ریاستیں بھی قائم تھیں۔ مغل بادشاہ اکبر کے زمانے میں اس ضلع پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا اور راجہ

Scanned with CamScanner

ٹوڈرمل[۱] کو ضلع کی پیمائش اور لگان وصول کرنے کے لئے دلّی سے بھیجا گیا۔

مغل بادشاہ اورنگ زیب عالم گیر کے زمانہ میں قاضی خلیل الرحمن کو گورکھپور کا چکلے دار (نگراں) بنا کر بھیجا گیا۔ جن کے نام پر خلیل آباد شہر بسا ہے۔ انھوں نے اس ضلع کو ترقی دی۔ مغل سلطنت کے خاتمے کے بعد یہ ضلع اودھ کے نوابوں کے زیر اثر رہا۔ نواب وزیر شجاع الدولہ نے اس ضلع کو ایک انگریز افسر میجر "ہنی" کے ماتحت کر دیا اور ایک عرصہ تک یہ ضلع انگریزوں کے ماتحت رہا۔

۱۸۵۷ء میں جب انگریزوں کے خلاف پہلی جنگ آزادی لڑی گئی تو اس ضلع کے لوگوں نے اس میں حصہ لیا اور ملک کو مکمل آزاد کرانے میں بھی ہمارے ضلع کے لوگوں نے بڑی جوانمردی سے انگریزوں کی سختیاں جھیلیں۔ ہمارا ضلع پہلے بستی میں شامل تھا[۲] لیکن ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ء کو الگ کر کے ایک مستقل ضلع بنا دیا گیا تا کہ اسے خاطر خواہ ترقی دی جا سکے۔
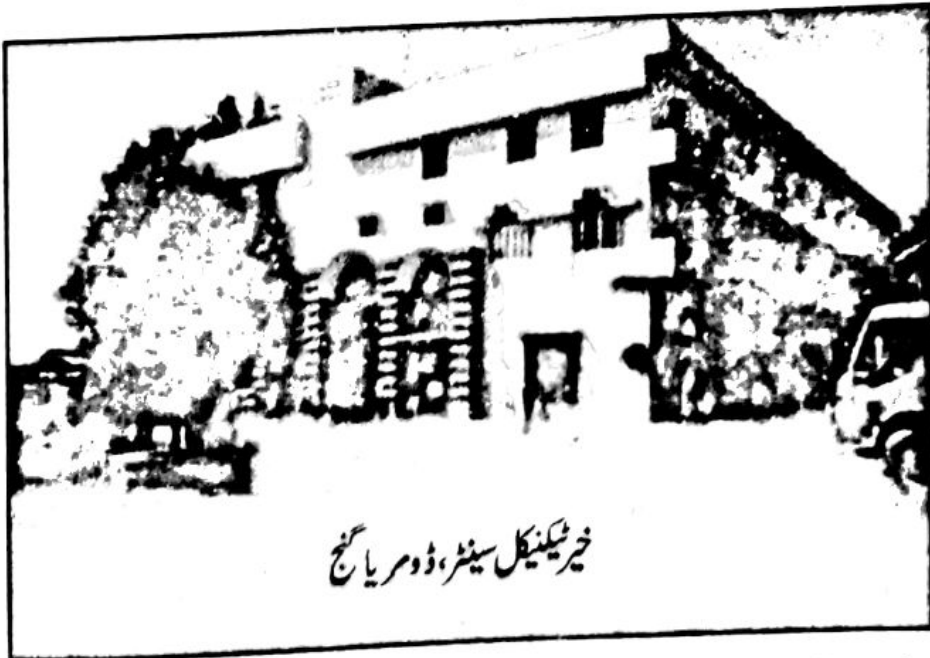
خیر ٹیکنیکل سینٹر، ڈومریا گنج

۱۔ اکبری دور حکومت میں وزیر مالیات تھے۔

۲۔ اتر پردیش سرکار راجسوانو بھاگ۔ ۵ کے ادھیسو چنا سنکھیا۔ ۵۔ ۴۔ (۴) / ۶۷۔ ۵۔ ۱۳۵۔ آر۔ ۵ (بی) دنانک ۲۳ دسمبر ۱۹۸۸ کے آدھار پر دنانک ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ سے جنپد۔ سدھارتھ نگر نامک نئے ضلعے کا سرجن کیا گیا۔

جامعہ خیر العلوم، ڈومریا گنج

سوالات

۱۔ دراوڑوں سے پہلے یہاں کون لوگ آباد تھے؟

۲۔ گوتم بدھ کے والد کا نام کیا ہے اور ان کی راجدھانی کہاں تھی؟

۳۔ خلیل آباد کس کے نام پر آباد کیا گیا اور وہ کون تھے؟

۴۔ ہمارا ضلع بستی سے الگ کب کیا گیا؟

۵۔ انگریزوں کے خلاف پہلی جنگ آزادی کب لڑی گئی؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۵)

قدرتی تقسیم

قدرتی تقسیم جب کسی ملک، صوبہ یا ضلع کو اس کی زمینی بناوٹ، پیداوار اور آب وہوا کے لحاظ سے تقسیم کریں تو اسے قدرتی تقسیم کہا جاتا ہے۔

ہمارا ضلع سدھارتھ نگر دراصل ترائی ہی کے حصے میں ہے لیکن اگر ہم اس ضلع کو تقسیم کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل تین حصے ہو سکتے ہیں۔

۱۔شمالی حصہ ۲۔درمیانی حصہ ۳۔جنوبی حصہ

۱۔شمالی حصہ اس میں سرحد ملک نیپال سے بوڑھی راپتی ندی تک کا حصہ شامل ہے۔اس حصے کی زمین کا ڈھلان شمال سے جنوب کی طرف ہے کیونکہ بہت سے پہاڑی نالے شمال سے جنوب کو بہتے ہوئے بوڑھی راپتی میں آکر مل جاتے ہیں۔ اس حصے کی زمین زرخیز ہے۔یہاں چاول کافی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔دھان کی کھیتی بڑے پیمانے پر ہوتی ہے اور گیہوں چاول کے مقابلے میں کم پیدا ہوتا ہے۔

۲۔درمیانی حصہ اس میں دریائے بوڑھی راپتی سے دریائے راپتی کے درمیان کا حصہ شامل ہے۔اس حصے کی زمیں کا ڈھلان مشرق کی طرف ہے کیونکہ مختلف ندیوں اور نالوں کا بہاؤ مشرق کی طرف ہے۔یہاں کی اکثر زمین دومٹ اور کافی زرخیز ہے۔چاول گیہوں کافی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔اسی لئے گنے کی کھیتی کم کی جاتی ہے۔یہی حصہ ہمارے ضلع کا زرخیز اور ہموار حصہ ہے۔آب وہوا مرطوب ہے۔

Scanned with CamScanner

۳۔ جنوبی حصہ اس میں آمی ندی کا ساحلی اور میدانی علاقہ شامل ہے۔ یہاں کی زمین بھی اچھی اور ہموار ہے اس علاقہ میں دھان، گیہوں اور گنّے کی کاشت اچھی ہوتی ہے۔ ان تینوں حصوں میں آمدورفت کے ذرائع عمدہ ہیں۔ جگہ جگہ پکی سڑکیں ہیں۔ ضلع کے شمالی کنارے پر ایک ریلوے لائن ہے جو گورکھپور سے گونڈہ تک جاتی ہے اور دوسری ریلوے لائن (مجوزہ) ضلع کے جنوبی کنارے پر ہے جو بلرام پور سے خلیل آباد تک جاتی ہے۔

برسات کے دنوں میں ندیوں کے کنارے کی زمین میں سیلاب کا پانی بھر جاتا ہے جس کی وجہ سے زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

سوالات

۱۔ قدرتی تقسیم کسے کہتے ہیں؟

۲۔ بناوٹ کے اعتبار سے ہمارے ضلع کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے؟

۳۔ جوندی اور نالے بوڑھی راپتی میں آکر ملتے ہیں ان کا بہاؤ کس طرف ہے؟

۴۔ دھان کی کھیتی ہمارے ضلع کے کس حصہ میں زیادہ ہوتی ہے؟

۵۔ دونوں راپتی ندیوں کے درمیان کی زمین کیسی ہے؟

۶۔ آمی ندی کا ساحلی اور میدانی علاقہ کیسا ہے؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۶)

آب وہوا (موسم)

کسی جگہ کی آب وہوا کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سال بھر میں کتنی گرمی اور کتنی سردی پڑتی ہے۔ بارش کن ہواؤں سے ہوتی ہے اور کتنی مقدار میں ہوتی ہے۔

ہمارے ضلع کی آب وہوا ہمارے ضلع کی آب وہوا تقریباً ہر جگہ یکساں ہے۔ ضلع کے ہر مقام میں جاڑے کے موسم میں جاڑا اور گرمی کے موسم میں گرمی ہوتی ہے البتہ ہواؤں کی تبدیلی کی وجہ سے جاڑے اور گرمی میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اور برسات کے دنوں میں بارش خوب ہوتی ہے۔

آب وہوا کے لحاظ سے ہمارے ضلع کے خاص موسم تین ہیں۔
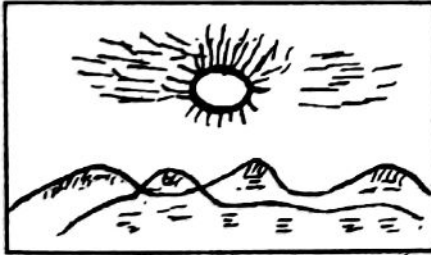
جاڑا اکتوبر سے فروری تک۔ اس موسم میں کبھی کبھی پالا اور کہرا سے فصلوں کو نقصان پہونچ جاتا ہے۔ درجۂ حرارت اوسطاً ۸ تا ۱۰ ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے اور کبھی کبھار ۵ سینٹی گریڈ تک گر جاتا ہے۔
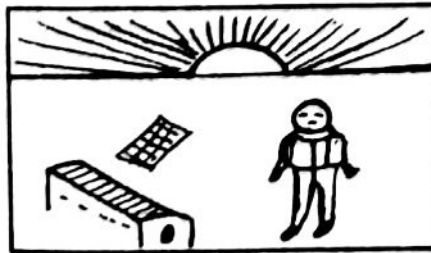
گرمی مارچ سے جون تک۔ اس موسم میں قابل برداشت گرمی ہوتی ہے لیکن کبھی درجۂ حرارت بڑھ جانے سے لو بھی چلنے لگتی ہے۔ درجۂ حرارت اوسطاً ۳۵ ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے۔

برسات جولائی سے ستمبر تک۔ ہمالیہ پہاڑ کے قریب ہونے کی وجہ سے برسات میں خوب بارش ہوتی ہے جاڑے کے موسم میں بھی کبھی کبھار بارش ہو جاتی ہے۔ جس سے ربیع کے فصل کو خوب فائدہ پہونچتا ہے۔
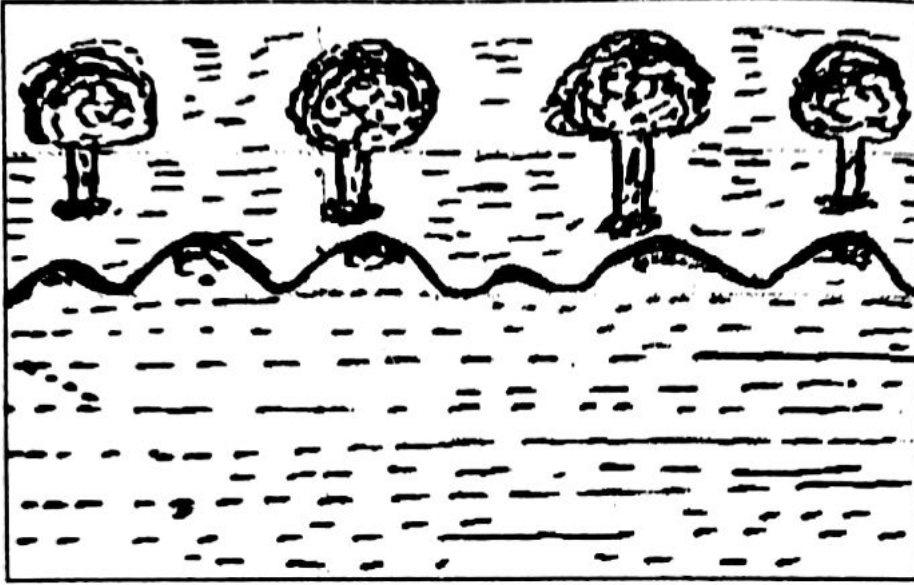
ہمارے ضلع کی بارش کا سالانہ اوسط ۵۰" انچ سے لے کر ۹۰" انچ تک ہے جو میدانی علاقوں کے لئے کافی ہے۔

ضلع کے شمالی حصے کی زمین کچھ نیچی اور زیادہ نم ہے۔ اس لئے یہاں برسات کے موسم میں مچھروں کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے ملیریا اور فصلی بخار جیسی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ اس حصے کو ترائی بھی کہتے ہیں۔

سوالات

۱۔ آب و ہوا کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ آب و ہوا کے لحاظ سے ہمارے ضلع میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟

۳۔ ہر موسم کب سے کب تک رہتا ہے؟

۴۔ ہمارے ضلع میں کون کون سی بیماریاں کس حصے میں پھیلتی ہیں اور کیوں پھیلتی ہیں؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۷)

مٹی

ہمارے ضلع کی زمین کی مٹی کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) بلوا (۲) مٹیار (۳) دومٹ

(۱) بلوا جس زمین میں ریت کی مقدار زیادہ ہوتی ہے اسے بلوا کہتے ہیں۔ یہ مٹی ندیوں کے کنارے پائی جاتی ہے۔ ایسی زمین میں جو، مسور، شکر قند، مونگ پھلی اور مرچا وغیرہ کی کاشت ہوتی ہے۔

(۲) مٹیار یہ چکنی اور سخت قسم کی ہوتی ہے۔ یہ ایسی جگہ پائی جاتی ہے جہاں برسات کا پانی جمع ہوجاتا ہے۔ ایسی مٹی میں دھان اور جڑہن کی فصلیں بہت اچھی ہوتی ہیں۔

(۳) دومٹ جس مٹی میں نہ تو زیادہ ریت ہو اور نہ ہی زیادہ چکنی مٹی ہو دومٹ کہلاتی ہے ایسی مٹی ہمارے ضلع میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

گیہوں، جو، مسور، چنا، سرسوں، باجرہ، مکئی، ارہر اور گنّا وغیرہ جیسی فصلیں اس طرح کی مٹی میں بوئی اور پیدا کی جاتی ہیں۔

نوٹ: برسات کے بعد جب ندیوں کا پانی گھٹ جاتا ہے تو قابل کاشت زمین نکل آتی ہے جس میں ربیع کی فصل بوئی جاتی ہے اسے ''کچھار'' کہتے ہیں اور ندیوں کے دونوں کناروں کے میدان کو بھاٹھ یا بیسن کہا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner
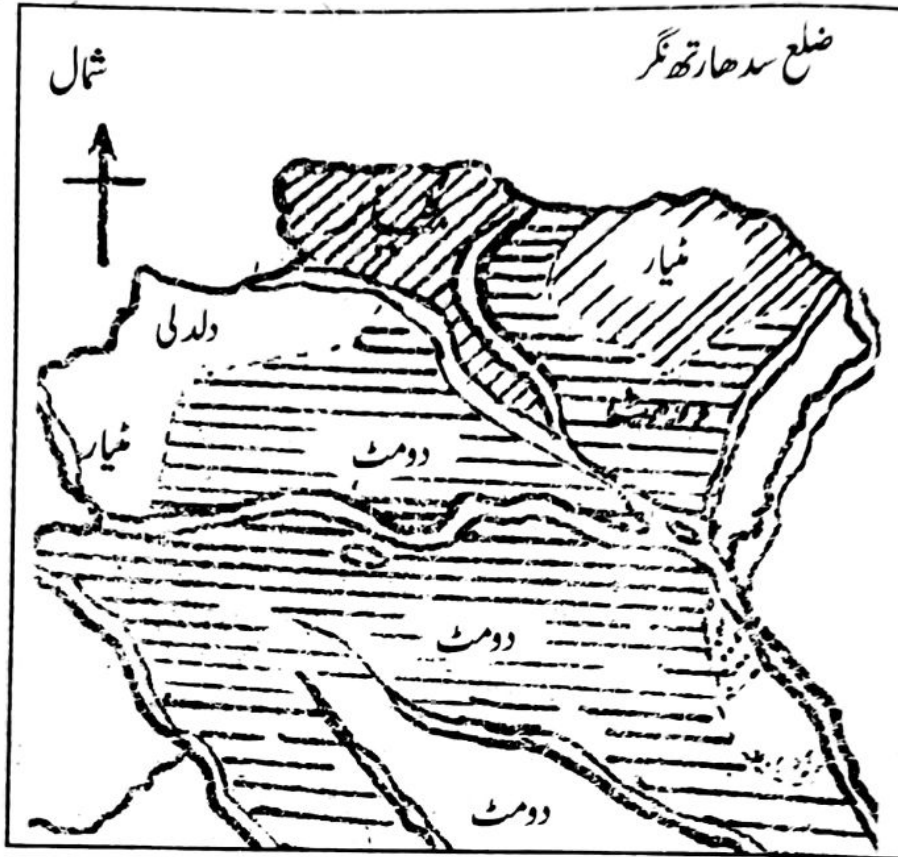
سوالات

۱۔ ہمارے ضلع میں کتنی قسم کی مٹی پائی جاتی ہیں؟

۲۔ دومٹ کسے کہتے ہیں؟

۳۔ زیادہ تر چاول کس مٹی میں پیدا ہوتا ہے؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۸)

فصلیں اور قدرتی پیداوار

ہمارے یہاں سال میں تین فصلیں بوئی جاتی ہیں۔

۱۔ فصل خریف ۲۔ فصل ربیع ۳۔ فصل زائد

فصل خریف یہ فصل جون جولائی میں برسات شروع ہونے پر بوئی جاتی ہے اور اکتوبر نومبر میں بارش ختم ہونے پر کاٹ لی جاتی ہے اور اس فصل میں دھان، جوار، باجرہ، مکئی، تل اور ارد وغیرہ کی کاشت کی جاتی ہے۔

فصل ربیع یہ فصل اکتوبر نومبر میں بوئی جاتی ہے اور گرمی شروع ہوتے ہی مارچ کے آخر اور اپریل کے شروع میں کاٹ لی جاتی ہے اس فصل میں گیہوں، جو، چنا، سرسوں، مٹر، مسور اور السی وغیرہ کی کاشت کثرت سے ہوتی ہے۔

فصل زائد یہ فصل گرمی کے موسم میں سینچائی کرکے پیدا کی جاتی ہے اس فصل میں مختلف قسم کی سبزیاں مثلاً کھیرہ، ککڑی، خربوزہ، تربوز، کریلا اور بھنڈی وغیرہ بوئی جاتی ہیں اور گنّے کی کاشت بھی کی جاتی ہے جس کی پیداوار ہمارے ضلع میں کافی ہوتی ہے۔

قدرتی پیداوار ایسے پیڑ، پودے یا دوسری چیزیں جن کے پیدا کرنے کے

لئے انسان کو محنت نہ کرنی پڑے انھیں قدرتی پیداوار کہا جاتا ہے جیسے جنگل، جڑی بوٹیاں، شہد، کنکر، پتھر، بالو، مورنگ وغیرہ۔

جنگل ہمارے ضلع میں پہلے جنگلات بہت تھے لیکن انگریزی حکومت نے کھیتی کے واسطے ان جنگلات کو کٹوانا شروع کیا جس کی وجہ سے اکثر جنگلوں کے نام ونشان مٹ گئے۔

کہیں کہیں ندیوں اور نالوں کے کنارے کٹھ جامن، ببول، پراس، جھاؤ، کیسری، سرپت، مونج وغیرہ کے پیڑ، پودے ضرور پائے جاتے ہیں۔ جنگلات اور کارآمد لکڑیوں کی کمی کو دور کرنے کے لئے ہماری سرکار نے ''محکمۂ جنگلات'' قائم کیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ پیڑ لگائے جائیں اور ان کی حفاظت کی جائے۔

جنگلات سے بہت فائدے ہیں ان میں شہد کی مکّھیاں چھتے لگاتی ہیں جن سے شہد اور موم حاصل ہوتا ہے۔ بہت سی جڑی بوٹیاں بھی پائی جاتی ہیں جو دواؤں کے کام آتی ہیں اور جلانے اور عمارتوں کے لئے لکڑیاں نیز مختلف قسم کے پھل پھول انھیں جنگلات سے حاصل ہوتے ہیں۔

اسی طرح جنگلات کا اثر پورے ماحول اور انسانی صحت پر بھی پڑتا ہے ہواؤں کو تروتازہ اور راحت بخش بنانے میں درختوں کا بڑا دخل ہے۔

Scanned with CamScanner
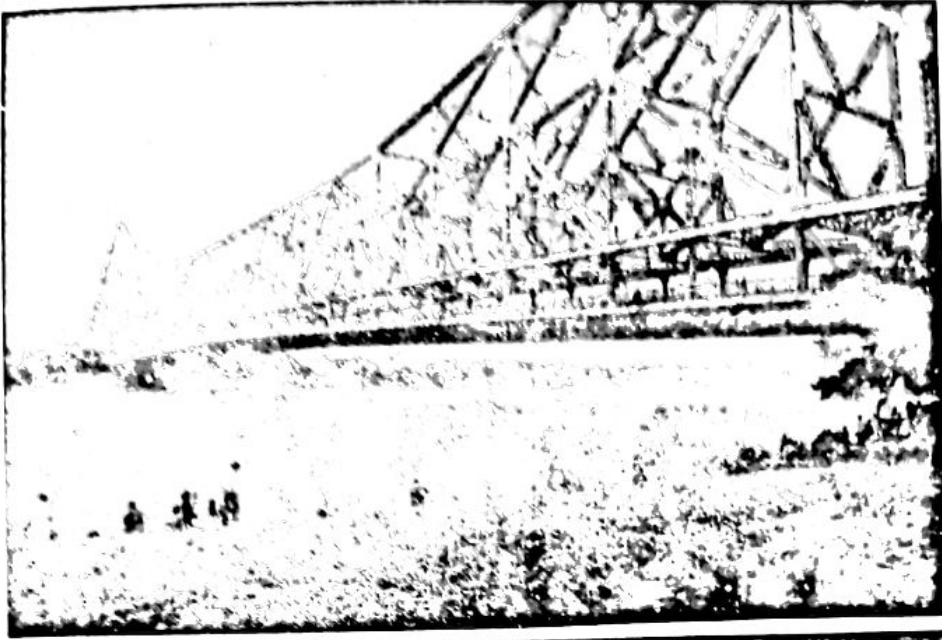
سوالات

۱۔ ہمارے یہاں سال میں کتنی فصلیں بوئی جاتی ہیں؟

۲۔ مکئی، ارہر اور باجرہ کس فصل کی پیداوار ہیں؟

۳۔ ربیع کی فصل کب بوئی جاتی اور کب کاٹی جاتی ہے؟

۴۔ قدرتی پیداوار کسے کہتے ہیں؟

۵۔ ہماری سرکار نے محکمۂ جنگلات کیوں قائم کیا ہے؟

۶۔ جنگلوں سے کیا کیا فائدے ہیں؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۹)

ندیاں

ندی نالے اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ان سے کھیتوں کی سینچائی ہوتی ہے ان سے نہریں بھی نکالی جاتی ہیں۔ان کی لائی ہوئی مٹی نرم اور زرخیز ہوتی ہے۔ہمارے ضلع میں مندرجہ ذیل ندیاں ہیں۔

راپتی ندی یہ نیپال کی ترائی سے نکل کر بہرائچ اور بلرام پور ضلع سے بہتی ہوئی ہمارے ضلع میں بتھریا گھاٹ کے پاس داخل ہوتی ہے یہ ضلع کی سب سے بڑی ندی ہے اس کی معاون ندیاں بوڑھی راپتی، اکڑاری، پراسی اور سکری وغیرہ ہیں۔اس کے کنارے ڈومریا گنج ،بگھوا، رسول پور، گورابازار اور بانسی جیسے قدیم گاؤں، قصبے اور بازار وغیرہ آباد ہیں ۔ اور یہ ندی ضلع گورکھپور میں میہون گھاٹ کے پاس گھاگھرا ندی میں جا کر مل جاتی ہے۔اس ندی میں اکثر مقام پر کشتیاں چلتی ہیں۔ بتھریا، ڈومریا گنج، تیگھرا اور بانسی گھاٹ پر خوب صورت اور مضبوط پل بنے ہیں۔

بوڑھی راپتی یہ نیپال کی ترائی سے نکل کر ضلع بلرام پور سے ہوتی ہوئی ہمارے ضلع میں بسکوہر بازار کے پرسوہن گھاٹ کے پاس داخل ہوتی ہے اس کی معاون ندیاں بان گنگا اور کوڑا ہیں اور کئی پہاڑی نالے بھی آکر اس میں گرتے ہیں جیسے ارّاہ، چرنگھوا، گورئی، سورئی اور سوتوا وغیرہ۔

اور یہ ندی ککرہی گھاٹ سے آگے بھوہی کے پاس نٹوا گھاٹ کے مقام

پر دریائے راپتی سے مل جاتی ہے اس پر بھی مچھر وا گھاٹ، سونبرسا (کٹھیلا) گھاٹ، ککرہی گھاٹ اور پرسوہن گھاٹ پر خوب صورت اور مستحکم پل بنے ہوئے ہیں۔

آمی ندی یہ سکھر اتال سے نکلی ہے اس کے کئی معاون نالے ہیں جن میں گوئنڈہ نالہ خاص ہے۔ ضلع گورکھپور میں یہ سہکورا مقام پر دریائے راپتی میں مل گئی ہے۔

بان گنگا یہ نیپال کی ترائی سے نکل کر ہمارے ضلع کے گدرہیا نامی گاؤں کے پاس بوڑھی راپتی سے مل گئی ہے اس ندی پر ایک مضبوط اور خوب صورت پل ''جھروا'' مقام پر بنا ہے اور اسی مقام پر بند باندھ کر نہر نکالی گئی ہے جسے بان گنگا نہر کہتے ہیں۔

برار ندی یہ پتھرا تال سے نکل کر راج گھاٹ کے پاس آمی ندی میں مل گئی ہے۔ اس کا دوسرا نام اینما بھی ہے۔

کوڑا ندی یہ نیپال کی ترائی سے نکل کر ''اسکا بازار'' کے قریب سے گزرتی ہوئی بوڑھی راپتی سے مل جاتی ہے۔ اس کی معاون تلاری ندی ہے۔

گھونگھی ندی یہ نیپال کی ترائی سے نکل کر تھانہ لوٹن کے قریب سے گزرتی ہوئی راپتی ندی سے مل جاتی ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی ندیاں اور نالے ہیں جو برسات کے دنوں میں اُبل جاتے ہیں اور گرمی کے دنوں میں سوکھ جاتے ہیں۔ جیسے اکڑاری، پراسی اور جموار وغیرہ۔

Scanned with CamScanner

ندیاں ضلع سدھارتھ نگر
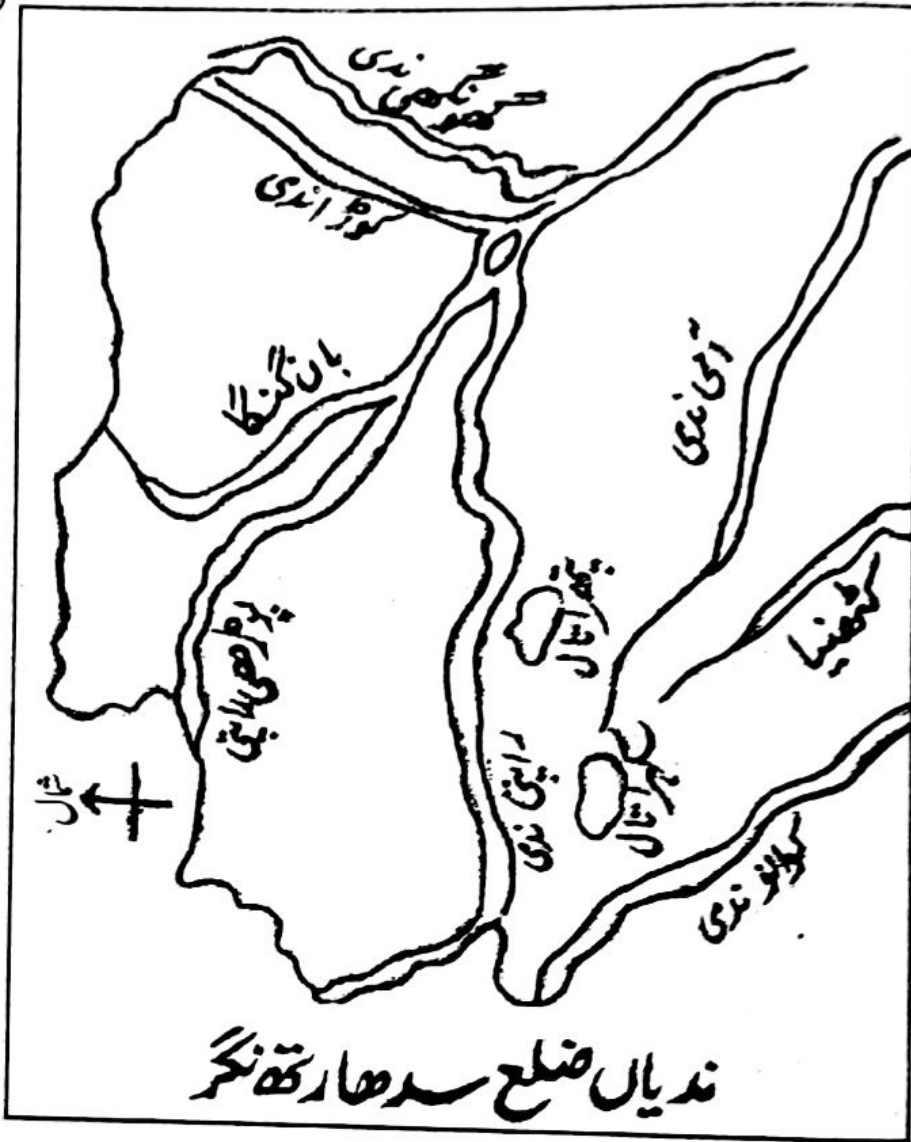
سوالات

۱۔ ضلع کی چند مشہور ندیوں کے نام بتاؤ؟

۲۔ راپتی ندی کی معاون ندیاں کون کون سی ہیں؟

۳۔ راپتی ندی کس ندی میں اور کہاں ملی ہے؟

۴۔ ڈومریا گنج، بگھوا، گوراباز ار اور بانسی کس ندی کے کنارے آباد ہیں؟

۵۔ آمی ندی کہاں سے نکلتی ہے اور کس دریا میں کس مقام پر ملتی ہے؟

۶۔ کون سی ندی پتھرا تال سے نکلتی ہے؟

سبق نمبر (۱۰)

تالاب اور جھیلیں

ہمارے ضلع میں جھیل اور تالاب بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جن سے کھیتوں کی سینچائی کی جاتی ہے۔ زمین کے نیچی ہونے اور ندی و برسات کا پانی جمع ہونے سے تالاب اور جھیل بن جاتے ہیں۔ تالاب سے جھیل کی گہرائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ اکثر ندیوں کے چھوڑے ہوئے حصے ہوتے ہیں۔

پتھرا تال یہ تال راپتی ندی کے جنوب میں مغربی بانسی اور رسول پور پرگنہ کے سرحد پر واقع ہے۔ لمبائی تقریباً پانچ کلومیٹر ہے۔ اس تال سے برار ندی نکلی ہے جو آگے چل کر آمی ندی سے مل گئی ہے۔

سکھرا تال یہ تال سکھرا گاؤں کے قریب ہے آمی ندی اسی تال سے نکلتی ہے۔

مینہی تال گنگوارے گاؤں کے قریب پتھرا تال کے پچھم تقریباً ۵ کلومیٹر پر ہے اس میں ستا کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔

لیوڑ تال اسی تال سے پراسی ندی نکلتی ہے۔ اس میں بارش کے دنوں میں راپتی ندی کے سیلاب کا پانی آتا ہے۔ اور یہ سوہنا گاؤں کے جنوب مشرق میں ہے نیز اس کے قریب ہی انا ور تال بھڑریا گاؤں کے اتر واقع ہے۔ ان میں کنول گٹا بہت ہوتا ہے۔ مچھلیوں کے شکار کے لئے بھی مشہور ہے۔

دنتر نگواں تال یہ تالاب پورب پچھم میں دو کلومیٹر لمبا ہے۔ اس کے شمال میں

Scanned with CamScanner

جو مواضعات ہیں وہ سدھارتھ نگر میں پڑتے ہیں اور جنوب میں بستی کے مواضعات ہیں۔ یہ تال پچھم میں کنوانوں ندی سے ملا ہے۔ اس میں مچھلیاں بہت ہوتی ہیں۔ کنول گٹا بھی زیادہ ہوتا ہے۔

ریندا تال دھرم سنگھوا کے قریب ایک بہت بڑا تال ہے۔ جس کا رقبہ تقریباً چھ (۶) مربع کلومیٹر ہے۔

انارّی تال یہ کٹھیلا علاقہ میں بوڑھی راپتی سے ملا جلا ایک بڑا تال ہے اس کا پانی کبھی نہیں سوکھتا۔ اس میں مچھلیاں کافی پائی جاتی ہیں۔ کنارے کنارے ''بورو'' نامی دھان فصل کی کھیتی کی جاتی ہے۔

پرگوا جھیل یہ بہت بڑی جھیل ہے۔ جوانتری بازار کے قریب ہے اس میں سنا اور جڑہن کی پیداوار بہت اچھی ہوتی ہے۔ چڑیوں کے شکار کے لئے بھی یہ جھیل مشہور ہے۔

سریا جھیل یہ راپتی ندی کا چھوڑا ہوا حصہ ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۳ کلومیٹر ہے۔ اس کا پانی کبھی خشک نہیں ہوتا۔ یہ مچھلی کے شکار کے لئے مشہور ہے۔ اس کی مچھلیاں بڑی لذیذ ہوتی ہیں۔

ان کے علاوہ ورسا تال، بگھاڑی تال، چاندو تال، سینی تال، مہولی تال، موتی تال، شیوپت تال، بجہا تال، مرتی مجھولی تال بھی مشہور ہیں۔

سوالات

۱۔ تالاب اور جھیل کیسے بنتے ہیں اور ان میں کیا فرق ہے؟

۲۔ سریا جھیل کی لمبائی کتنی ہے؟

۳۔ پراسی ندی کس تال سے نکلی ہے؟

۴۔ کس تالاب سے کون سی ندی نکلی ہے؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۱۹)

نہریں

جن علاقوں میں کھیتوں کی سینچائی کے لئے کوئی خاص انتظام نہیں تھا وہاں آب پاشی کے لئے ندیوں سے نہریں نکالی گئیں ہیں۔

ہمارے ضلع میں مندرجہ ذیل نہریں ہیں۔

(۱) ڈومریا گنج بانسی شاخ یہ نہر راپتی ندی سے بتھریا مقام سے نکالی گئی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۳۰ کلومیٹر ۲۲ میٹر ہے۔

(۲) سرجولنگ نہر یہ نہر بلرام پور ضلع کے بھوج پور مقام سے دریائے راپتی سے نکالی گئی ہے۔ اس کی لمبائی تقریباً ۲۲ کلومیٹر ۶۲۹ میٹر ہے۔

(۳) بان گنگا نہر یہ نہر بان گنگا ندی سے جھرواہ مقام سے نکالی گئی ہے اس کی لمبائی تقریباً ۲ کلومیٹر ۲۹۱ میٹر ہے۔ یہ ہمارے ضلع کی سب سے پرانی نہر ہے۔

(۴) چلھیا نہر اس کی لمبائی تقریباً ۵ کلومیٹر ۸۳۳ میٹر ہے۔ اس سے کھیتوں میں سینچائی کی جاتی ہے۔

(۵) نوگڑھ نہر اس کی لمبائی تقریباً ۱۰ کلومیٹر ۳ میٹر ہے۔ اس سے کھیتوں میں آب پاشی کی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

(۶) بکھرا خاص نہر — اس کی لمبائی تقریباً ۹ کلومیٹر ۱۳۱ ۴ میٹر ہے۔

(۷) ہریا چھوٹی نہر — اس کی لمبائی تقریباً ۸ کلومیٹر ۹۲۹ میٹر ہے۔ اس سے کھیتوں میں سینچائی کی جاتی ہے۔

(۸) جگدیش پور نہر — اس کی لمبائی ۸ کلومیٹر ۴۵۰ میٹر ہے۔ اس سے کھیتوں میں آب پاشی ہوتی ہے۔

(۹) سسوا جورار نہر — اس سے کھیتوں کی سینچائی کی جاتی ہے اور لمبائی تقریباً ۷ کلومیٹر ۷ میٹر ہے۔

(۱۰) نیورا نہر — یہ نہر کی شاخ ہے اس کی لمبائی تقریباً ۷ کلومیٹر ہے۔

(۱۱) نرائن پور چھوٹی نہر — اس کی لمبائی ۶ کلومیٹر ۶۵۵ میٹر ہے۔

(۱۲) چمپا پور چھوٹی نہر — اس کی لمبائی تقریباً ۶ کلومیٹر ۵۴۳ میٹر ہے۔

(۱۳) بھینساہی نہر — اس کی لمبائی تقریباً ۶ کلومیٹر ۲۶۲ میٹر ہے۔

(۱۴) بھاؤ پور چھوٹی نہر — اس کی لمبائی ۵ کلومیٹر ۸۰۳ میٹر ہے۔

(۱۵) ادے پور چھوٹی نہر — اس کی لمبائی ۵ کلومیٹر ۴۷۷ میٹر ہے۔

(۱۶) انتری چھوٹی نہر — اس کی لمبائی ۵ کلومیٹر ۹۰ میٹر ہے۔

(۱۷) ترکولیا چھوٹی نہر — اس کی لمبائی ۵ کلومیٹر ۴۹ میٹر ہے۔

ہمارے ضلع میں نہروں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ جس سے کھیتوں

Scanned with CamScanner

میں سینچائی کی جاتی ہے۔اور بہترین کھیتی کی جاتی ہے۔

کھیتوں کی آب پاشی کے لئے ہمارے ضلع میں سرکاری ٹیوب ویلس بھی لگائے گئے ہیں۔جن کی تعداد تقریباً ۳۰۰ (تین سو) ہے۔مزید لگائے جارہے ہیں۔
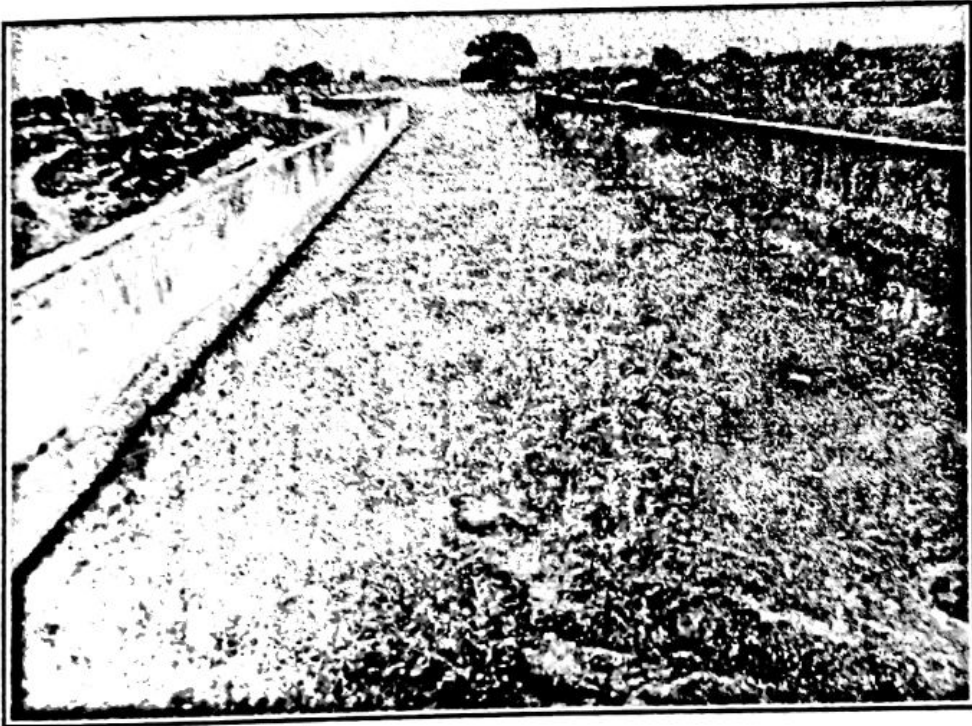
سوالات

۱۔ ہمارے ضلع میں کتنی نہریں ہیں؟

۲۔ ڈومریا گنج بانسی شاخ کے بارے میں کیا جانتے ہو؟

۳۔ ضلع کی سب سے پرانی نہر کون سی ہے اور کہاں سے نکلتی ہے؟

۴۔ ضلع میں سرکاری ٹیوب ویلس کی تعداد تقریبا کتنی ہے؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۱۲)

آمدورفت کے ذرائع

ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے اور سامان لانے لے جانے کے لئے ہم مختلف ذرائع استعمال کرتے ہیں ان میں ریلیں، سڑکیں اور ندیاں خاص ہیں۔

ریلیں ہمارے ضلع میں نارتھ ایسٹرن ریلوے ہے۔(N.E.R) یعنی شمالی مشرقی یا اتر پوربی ریلوے۔ اسے لوپ لائن بھی کہتے ہیں۔

یہ چھوٹی لائن (میٹر گیج) ہمارے ضلع میں نیپال سے تجارت بڑھانے نیز دوسری سہولیات فراہم کرنے کی غرض سے نکالی گئی تھی۔ لیکن ۲۰۱۵ء سے اس لائن کی توسیع اور مرمت کر کے بڑی لائن (براڈ گیج) میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس لائن پر لمبی دوری کی ٹرینیں چلائی جا رہی ہیں۔

یہ لائن ہمارے ضلع میں اسکا بازار سے بڑھنی تک ہے پھر ضلع بلرام پور میں داخل ہو گئی ہے۔ ہمارے ضلع میں ریلوے لائن کی لمبائی تقریباً ۶۲ کلومیٹر

Scanned with CamScanner

ہے۔اور مندرجہ ذیل ریلوے اسٹیشن ہیں۔

۱۔اسکا بازار ۲۔نوگڑھ ۳۔چلھیا ۴۔اہرولی ۵۔شہرت گڑھ

۶۔مٹھا بازار ۷۔پرسا ۸۔مہادیو بزرگ ۹۔بڑھنی

دوسری (مجوزہ) ریلوے لائن بلرام پور خلیل آباد ریل روٹ ہے۔ یہ بلرام پور سے شری دت گنج ،اترولہ، مہوا، بھنرڑیا ،ڈومریا گنج، پتھرا بازار، بانسی ،کھسرہا ،مہنداول، بکھرا ہوکر خلیل آباد تک جائے گی۔اس کی کل مسافت ۱۴۶ کلومیٹر ہے۔ ۱۶۔۲۰۱۵ء کے بجٹ میں اس کے لئے ۲۰۹۹ کروڑ روپے منظور ہوئے ہیں [۱]
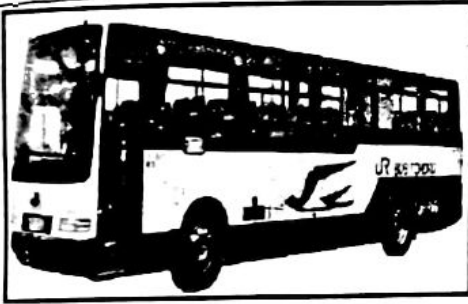
سڑکیں سڑکیں تین طرح کی ہوتی ہیں۔(۱) پکّی سڑکیں (۲) کچی سڑکیں (۳) پگڈنڈیاں۔

پکّی سڑکیں ہمارے ضلع میں پکّی سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ جو بڑی مضبوط اور کشادہ ہیں ۔ ایسی سڑکوں کی لمبائی تقریباً ۱۲۸۰ کلومیٹر ہے ۔ ان پر بسیں، لاریاں، کاریں، ٹیکسیاں، ٹرک، یکے، تانگے، رکشے، سائکلیں، موٹر سائکلیں اور بیل گاڑیاں وغیرہ چلتی ہیں۔

ہمارے ضلع میں دو بڑی سڑکیں ہیں۔باقی انھیں کی شاخیں ہیں۔

۱۔لمبنی بستی سڑک یہ سڑک لمبنی کی طرف سے لگر ہوا، مہانہ، نوگڑھ، جوگیا، بانسی اور رودھولی ہوتے ہوئے بستی کی طرف گئی ہے۔

---

[۱] کمال احمد صدیقی جنھیں سرکار کی طرف سے شان بلرام پور، شان اترولہ، ڈومریا گنج رتن کا خطاب مل چکا ہے۔ یہ ریل لاؤ سنگھرش سمیتی کے صدر ہیں جنھوں نے جن ہت یاچکا دائر کر کے اس ریل روٹ کی منظوری دلائی جس سے ۲ کروڑ لوگوں کو فائدہ پہونچنے کی امید ہے۔

شاخیں

مہانے چوراہا سے لوٹن، مہانے چوراہا سے اسکا بازار، مہانے چوراہا سے گورکھپور، برڈپور سے علی گڑھوا، نوگڑھ سے اسکا بازار، سنئی چوراہا سے شہرت گڑھ، نوگڑھ سے سوہانس سے ہوکر لوٹن، شہرت گڑھ سے کھنواں تولہوا (نیپال)، بانسی سے نندور، بنکٹا سے دھرم سنگھوااور رودھولی سے ڈومریا گنج

۲۔ بڑھنی بستی سڑک یہ سڑک بڑھنی سے اٹوااور ڈومریا گنج ہوتے ہوئے بستی کی طرف گئی ہے۔

شاخیں

بڑھنی سے پچپڑوا ہوکر تلسی پور، بلرام پور سے گونڈہ، ڈھبروا سے شہرت گڑھ، جھکہیا سے کٹھیلا کوٹھی، سمری خان کوٹ سے بسکوہر، اٹوا سے بلوا مدھواپور سے ہرلاپور گھاٹ، اٹوا سے بسکوہر، اٹوا سے بانسی، بدلیا سے سوہنا سکٹا، شاہ پور سے سنگارجوت گھاٹ، شاہ پور سے ہوکر مجھوا، شاہ پور سے بنکسیہا ہوکر بگہوا گھاٹ، ڈومریا گنج سے چندر دیپ، بیدولہ چوراہا سے پتھرا ہوکر بانسی، بیدولہ چوراہا سے سنہٹی ہوکر رودھولی، بیواں چوراہا سے بھنرڑیا ہوکر اترولہ۔

روڈویز (پریوہن نگم) حکومت کی طرف سے آمدورفت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے ایک الگ محکمہ ہے جہاں سے سرکاری بسیں چلائی جاتی ہیں پکی سڑکوں پر زیادہ تر سرکاری بسیں چلتی ہیں۔ نوگڑھ، بانسی، بڑھنی اور ڈومریا گنج میں روڈویز اسٹیشن ہیں۔ جہاں سے مختلف جگہوں کے لئے بسیں روانہ ہوتی ہیں۔

کچی سڑکیں یہ سڑکیں مٹی سے پٹی ہوتی ہیں۔ برسات میں جگہ جگہ کٹ جاتی

Scanned with CamScanner

ہیں۔ ان پر زیادہ تر بیل گاڑیاں، سائیکل، ذاتی لاریاں اور ٹریکٹر ٹرالیاں وغیرہ چلتی ہیں۔ کچی سڑکیں اب کم ہی نظر آتی ہیں۔

پگڈنڈیاں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک جانے کے لئے چوڑے راستے بنا دیئے گئے ہیں اسے پگڈنڈی کہتے ہیں۔ یہ ہمارے ضلع میں بے شمار ہیں۔

ندیاں ندیوں کے ذریعہ بھی آنے جانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ مال لانے لے جانے کا کام لیا جاتا ہے۔ اس کے لئے کشتیاں استعمال کی جاتی ہی اور جگہ جگہ پر گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ جیسے بگھوا گھاٹ، گورا گھاٹ وغیرہ
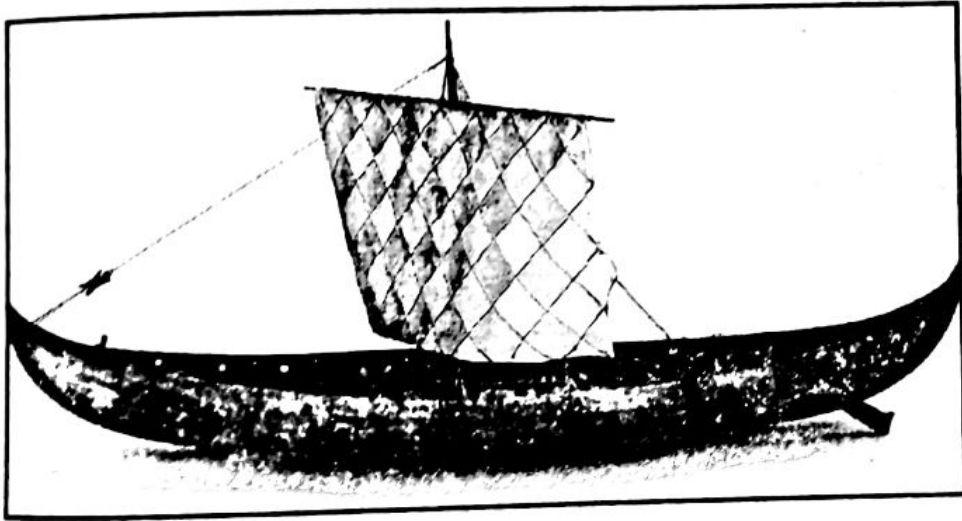
سوالات

۱۔ ہمارے ضلع میں آمدورفت کے ذرائع کیا کیا ہیں؟
۲۔ سڑکیں کتنی طرح کی ہوتی ہیں؟
۳۔ ضلع کی دو بڑی سڑکیں کون کون ہیں اور کہاں سے کہاں تک جاتی ہیں؟
۴۔ ہمارے ضلع میں ریلوے لائن کی لمبائی اور اسٹیشنوں کے نام بتاؤ؟
۵۔ پگڈنڈی کسے کہتے ہیں؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (١٣)

پیشے

ہمارے ضلع میں لوگوں کے چار مشہور پیشے ہیں جن سے لوگ اپنی گزراوقات کرتے ہیں۔ ا۔زراعت ٢۔تجارت ٣۔صنعت وحرفت ٤۔ملازمت ومزدوری۔

زراعت چونکہ ہمارے ضلع کی مٹی زرخیز ہے اس لئے یہاں کھیتی اچھی ہوتی ہے۔ زیادہ تر لوگ کھیتی ہی کرتے ہیں اور زراعت کی ترقی کے لئے کسان سیوا کیندر سوہنا میں قائم کیا گیا ہے۔

تجارت ہمارے ضلع میں جو چیزیں ضرورت سے زائد پیدا ہوتی ہیں لوگ انھیں دوسری جگہوں پر لے جا کر فروخت کر دیتے ہیں اور اپنی ضرورت کی چیزوں کو خرید لیتے ہیں۔ اس طرح چیزوں کے بیچنے اور خریدنے کو تجارت کہتے ہیں۔ تجارت سب سے اچھا اور بابرکت پیشہ ہے۔ بہت سے لوگ تجارت کے لئے ممبئی، دلّی، مدراس اور کلکتہ وغیرہ چلے جاتے ہیں۔
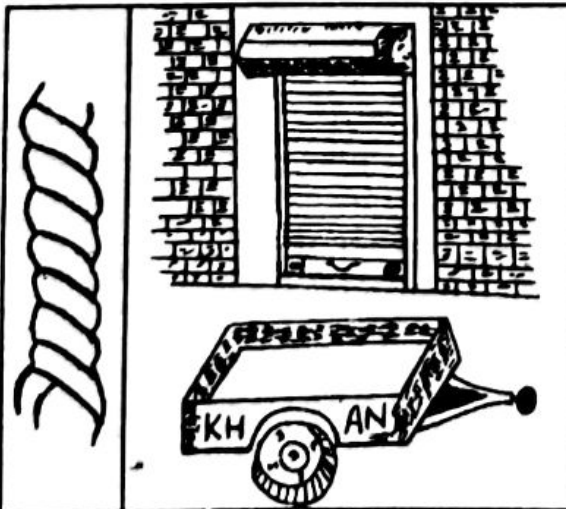
صنعت وحرفت

ہمارے ضلع میں ضرورت کی بہت سی چیزیں تیار کی جاتی ہیں اور بکنے کے لئے بازار بھیجی جاتی ہیں، جیسے گڑ، شکر، کپڑے، مٹی کے برتن،

سیمنٹ کی جالیاں، شٹر، تھریشر، ٹرالیاں، جوتے، رسیاں، چٹائیاں اور ریشم وغیرہ۔

ریشم ہمارے ضلع میں شاہ پور کے مقام پر شہتوت کے پودوں کا ۸٫۶۷ ایکڑ کا ایک فارم ہے جس میں ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں اور ریشم کا دھاگہ بنتا ہے۔ اس کی ابتداء ۸۰-۱۹۷۹ء میں ہوئی۔

گڑ، شکر ضلع میں گنے کی پیداوار زیادہ ہے اس لئے ہر بڑے گاؤں میں کریشر (کولھو) سے رس نکال کر گڑ بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شکر کے کارخانے بھی ہیں جن میں "محمد نگر" اور بھٹیا کی شکر ملیں قابل ذکر ہیں اور بھی شکر ملوں کے قیام کا پلان ہے۔

کپڑے بنکروں کی آبادی زیادہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ضلع میں کپڑے کی بنائی کافی ہوتی ہے۔ کھسرہا بلاک کے اکثر گاؤں میں یہ کام ہوتا ہے اس کے علاوہ بیت نار، لکراپوکھر وغیرہ میں بھی بنائی کا کام ہوتا رہا ہے۔
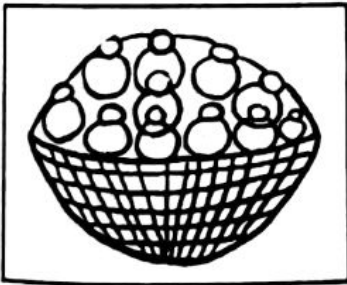
مٹی کے برتن ہمارے ضلع کے اکثر مواضعات میں کمھار بستے ہیں جو مٹی کے برتن بناتے اور بیچتے ہیں۔

لیکن تحصیل اٹوا کے "جگنا" گاؤں اور اٹوا سے پورب "دھوبہاناوڈیہہ" میں مٹی کے بہت خوب صورت برتن تیار ہوتے ہیں اور بازاروں میں بکتے ہیں۔

ٹرالیاں، شٹر اور تھریشر ہمارے ضلع کے تقریباً ہر شہر اور قصبہ میں ٹرالیاں، شٹر اور تھریشر بنائے جاتے ہیں اٹوا، ڈومریا گنج، بانسی، اسکا بازار، نوگڑھ، بڑھنی، اونرا تال اور کسہا اس صنعت کے لئے مشہور جگہیں ہیں۔
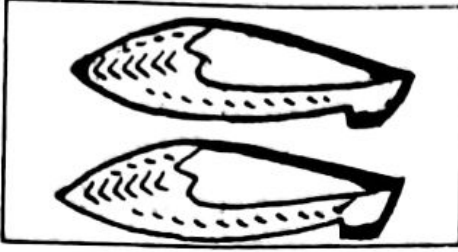
جوتے ہمارے ضلع میں موچیوں کی بھی کمی نہیں ہے۔ یہ دیسی جوتے اور چپلیں بنا کر بازاروں میں بیچتے ہیں۔ ان کے علاوہ مختلف قسم کے چمڑوں کے اچھے جوتے بھی ضلع کے مختلف شہروں میں تیار ہوتے ہیں جو بہت ٹکاؤ ہوتے ہیں۔

ضلع کی مختلف قوموں کے لوگ بھی اس ہنر کو سیکھ کر مختلف قسم کے جوتے (بوٹ، پمپ، ناگرہ) وغیرہ بنا کر بیچتے ہیں اور اپنی روزی کماتے ہیں۔ چھوٹے بڑے قصبوں اور دیہاتوں میں یہ کام بکثرت ہوتا ہے۔

برف ہمارے ضلع میں خاص خاص مقامات پر برف کے چھوٹے چھوٹے کارخانے قائم ہیں۔ لوگ گرمی کے دنوں میں اس کا استعمال زیادہ کرتے ہیں۔

رائس ملیں ہمارے ضلع کے کئی مقامات پر رائس ملیں بھی قائم ہیں جہاں دھان کی کٹائی کر کے چاول تیار کیا جاتا ہے۔

بجلی صنعت وحرفت کی ترقی میں بجلی کی بڑی اہمیت ہے ہمارے ضلع میں اب تک بجلی سپلائی کا سب سے بڑا مرکز بانسی میں ۱۹۸۰ء میں بنایا گیا تھا اور اب ڈومریا گنج سے قریب شاہ پور میں بھی اسی طرح کا ایک مرکز قائم کیا جا رہا ہے۔ جس کی لاگت تقریباً ۵ کروڑ روپئے ہے۔ اس کے علاوہ کئی جگہوں پر چھوٹے چھوٹے بجلی اسٹیشن بھی ہیں۔

ملازمت اور مزدوری ان کے علاوہ کچھ لوگ مختلف قسم کے سرکاری وغیر سرکاری محکموں میں ملازمت کرتے ہیں کچھ مزدوری بھی کرتے ہیں۔ تاہم بے

روزگاروں کی تعداد زیادہ ہے جنھیں ہماری حکومت روزگار فراہم کرنے اور ان کا معیار زندگی اونچا کرنے کی مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ جس کے لئے جگہ جگہ ٹریننگ سنٹر (I.T.I) قائم ہیں جہاں بے روزگاری ختم کرنے کے لئے لوگوں کو مختلف کام اور ہنر سکھائے جاتے ہیں۔

بہت سے لوگ ملازمت و مزدوری کے لئے بمبئی، دلی اور مدراس وغیرہ کا رخ کرتے ہیں اور کامیاب رہتے ہیں۔
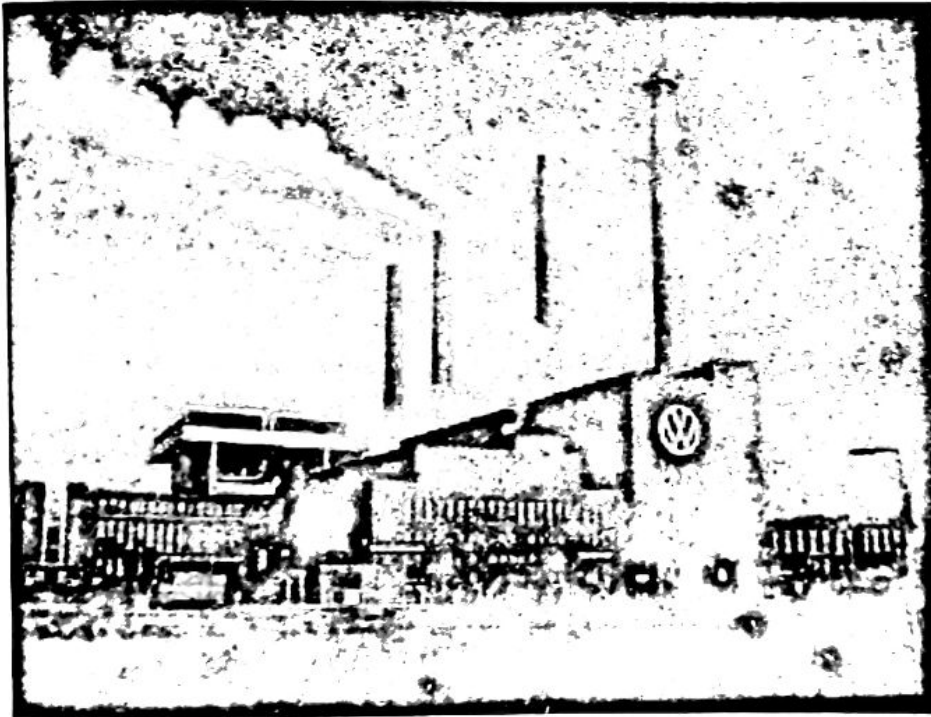
سوالات

۱۔ ہمارے ضلع کا عام پیشہ کیا ہے؟
۲۔ کپڑوں کی بنائی کے لئے کون کون بلاک مشہور ہیں؟
۳۔ مٹی کے بہترین برتن کہاں کہاں ملتے ہیں؟
۴۔ سب سے اچھا پیشہ کون سا ہے؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۱۴)

تعلیم

ہمارے ملک میں تعلیم حاصل کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری حکومت ہر طرح کی کوشش کرتی ہے ہمارے ضلع میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد تقریباً ۸۱ء۶۷ فیصد ہے ۲۰۱۱ء کی سروے کے مطابق پڑھے لکھے مردوں کی تعداد ۷ لاکھ ۹۰ ہزار پانچ سو تیرہ اور پڑھی لکھی عورتوں کی تعداد ۵ لاکھ ۱۳ ہزار ۹۹۵ ہے۔

ضلع کے تقریباً ہر بڑے گاؤں میں پرائمری اسکول اور ہر بڑے قصبے میں جونیر ہائی اسکول اور ہائی اسکول ہیں۔ یہاں کی زبان اردو، ہندی اور پوربی (اودھی) ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے ہمارے ضلع میں سدھارتھ یونیورسٹی کپلوستو (ہند) میں قائم ہے۔ اور پانچ مقامات پر ڈگری کالجز قائم ہیں۔ (۱) رتن سین ڈگری کالج بانسی (۲) شیوپتی ڈگری کالج شہرت گڑھ (۳) بدھ ودیا پیٹھ ڈگری کالج نوگڑھ (۴) رام منوہر لوہیا ڈگری کالج اٹوا (۵) راجکیہ کنیا ڈگری کالج چوکھڑا (ڈومریاگنج)۔

غیر امداد یافتہ ڈگری کالجز کی تعداد تقریباً ۱۸ ہے۔ راجکیہ انٹر کالجز ۲ ہیں، راجکیہ کنیا انٹر کالج ۳ ہیں۔ تتری بازار میں ۱، بانسی میں ۱، ڈومریاگنج میں ۱۔

امداد یافتہ کالجز ۴۸ اور غیر امداد یافتہ کالجز ۴۷ ہیں۔ بانسی، شہرت گڑھ اور نوگڑھ میں بی۔ ایڈ اور بی۔ ٹی۔ سی ٹریننگ شعبہ بھی قائم ہے۔ ہمارے ضلع میں جواہر نو دے ودّیالیہ بھی ہے جو بانسی کے پاس بسنت پور میں قائم ہے۔

Scanned with CamScanner

ہمارے ضلع میں مولوی، منشی، عالم، کامل اور فاضل کے امتحانات اور ان کی تعلیمات کا بھی انتظام ہے۔ جن کا انتظام عربی فارسی مدرسہ بورڈ (شکچھا پریشد لکھنؤ) کرتا ہے۔ ان کے لئے مدارس کو سرکاری امداد بھی ملتی ہے۔ ان کی تعداد درج ذیل ہے۔ عالیہ سطح کے مدارس ۳۴، فوقانیہ سطح کے مدارس ۲۵۹، تحتانیہ سطح کے مدارس ۱۴۳۳ ہیں۔

دینی تعلیم یہ ضلع دینی تعلیم میں اپنی مثال آپ ہے۔ مسلمان بچوں اور بچیوں کو غیر اسلامی عقائد سے محفوظ رکھنے اور ان میں دینی جذبہ وشعور نیز اسلامی فرائض کا احساس وعمل پیدا کرنے کے لئے دینی تعلیم پر زور دیا جا رہا ہے۔ تقریباً ہر مسلم گاؤں میں دینی مدرسہ قائم ہے۔

یہ سب دینی غیرت رکھنے والے علماء کرام کی بے لوث کوششوں کا نتیجہ ہے خصوصاً ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد قاضی عدیل عباسی مرحوم (مجاہد جنگ آزادی) کا ان مدارس کے قیام میں اچھا خاصا کردار رہا ہے۔ جو انجمن تعلیمات دین کے بانی ہیں۔ آپ ڈومریا گنج کے نزدیک بیارا گاؤں کے رہنے والے تھے۔ آپ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے فیض یافتہ ایک کامیاب وکیل تھے۔

بعض مقامات پر مسلم بچیوں کی الگ دینی تعلیم اور امور خانہ داری کی تربیت کے لئے مدارس نسواں قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں سب سے منفرد وممتاز مقام ''کلیۃ الطیبات'' ڈومریا گنج کا ہے۔

کلیۃ الطیبات تعلیم نسواں کے لئے اپنی نوعیت کی پہلی اقامتی درس گاہ ہے جس کا قیام ۱۹۹۱ء میں ڈاکٹر عبد الباری کے ہاتھوں ہوا اور ڈاکٹر محفوظ الرحمنؒ اس کار خیر میں معاون رہے۔ جو اپنی آب وتاب کے ساتھ ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے رواں دواں ہے۔

اس کے علاوہ بانسی میں کلیہ عائشہ، جامعۃ الصالحات اور نوگڑھ میں معہد ام سلمہ للبنات سن قیام ۱۹۹۴ء اور اٹوا میں کلیہ حفصہ للبنات اور سپاٹو پور میں کلیۃ الصالحات للبنات ،تلسیا پور میں کلیۃ خدیجۃ الکبریٰ للبنات ، کسہٹا میں ضیا نسواں اسکول قابل ذکر ہیں۔

مسلم بچوں کی دینی تعلیم کے لئے جامعہ خیر العلوم ڈومریا گنج ،کلیۃ الصفا ڈومریا گنج ،جامعہ الحق بانسی ،مصباح العلوم چوکنیاں ،مظہر العلوم اوسان کوئیاں ، دار العلوم ششہنیاں، الجامعہ الاسلامیہ تلکھنا، جامعہ دار الہدیٰ یوسف پور، ضیاء العلوم گردہیا، المعہد الاسلامی بڈھی خاص، مدرسہ محمدیہ پر امرغھوا، جامعہ اتحاد ملت اٹوا، جامعہ دار التوحید میناعیدگاہ، مدرسہ مصباح العلوم کرتھی ڈیہہ، مدرسہ کنز العلوم بگھوا، امداد العلوم مٹہنا، دار العلوم فیض الرسول براؤں وغیرہ اپنی اپنی جگہوں پر دینی تعلیم کی اشاعت وترویج میں لگے ہوئے ہیں۔

ہمارے ضلع میں بہت سی جگہوں پر پاٹھ شالائیں ہیں جہاں ہندو دھرم کی تعلیم دی جاتی ہے۔اور انگلش کانونٹ اسکول بھی ہیں جن میں بچوں کو عصری تعلیم دی جاتی ہے۔

سوالات

۱۔ ہمارے ضلع میں تقریباً کتنے لوگ پڑھے لکھے ہیں؟

۲۔ ہمارے ضلع میں کتنے ڈگری کالج ہیں؟

۳۔ دینی مدارس کے قیام کا مقصد کیا ہے؟

۴۔ انجمن تعلیمات دین کے بانی کا نام بتاؤ؟

۵۔ درس گاہ اور پاٹھ شالا میں کیا فرق ہے؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۱۵)

ضلع کی آبادی اور تحصیلیں

ہمارے ضلع میں مندرجہ ذیل تحصیلیں اور بلاک ہیں۔

نمبر شمار	نام تحصیل	ضلع صدر مقام سے دوری	نام بلاک	ضلع صدر مقام سے دوری
۱	نوگڑھ	۰ کلومیٹر	نوگڑھ	۰ کلومیٹر
			لوٹن	۲۵ کلومیٹر
			برڈپور	۱۲ کلومیٹر
			اسکا	۱۲ کلومیٹر
			جوگیا	۱۰ کلومیٹر
۲	شہرت گڑھ	۲۵ کلومیٹر	شہرت گڑھ	۲۵ کلومیٹر
			بڑھنی	۴۴ کلومیٹر
۳	بانسی	۲۲ کلومیٹر	بانسی	۲۲ کلومیٹر
			کھسرہا	۳۷ کلومیٹر
			مٹھول	۲۶ کلومیٹر
۴	ڈومریاگنج	۵۵ کلومیٹر	ڈومریاگنج	۵۵ کلومیٹر
			بھنواپور	۶۵ کلومیٹر
۵	اٹوا	۵۲ کلومیٹر	اٹوا	۵۲ کلومیٹر
			کھونیاؤں	۴۲ کلومیٹر

Scanned with CamScanner

ہمارے ضلع کی شہری آبادی مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	منتخب شہری مقامات	آبادی ۲۰۱۱ء کے مطابق
۱	نگر پالیکا پریشد (میونسپلٹی) سدھارتھ نگر	۲۵۴۱۰
۲	نگر پالیکا پریشد (میونسپلٹی) بانسی	۴۰۶۶۶
۳	نگر پنچایت (بلدیہ) شہرت گڑھ	۹۳۲۹
۴	نگر پنچایت (بلدیہ) بڑھنی	۱۴۴۹۸
۵	نگر پنچایت (بلدیہ) ڈومریا گنج	۳۰۵۶۳
۶	نگر پنچایت (بلدیہ) اسکابازار	۲۴۴۰۳
۷	(مجوزہ) نگر پنچایت اٹوا	

۲۰۱۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہمارے ضلع کی مجموعی آبادی تقریباً پچیس لاکھ ترپن ہزار پانچ سو چھبیس (۲۵۵۳۵۲۶) ہے۔ جس میں سے شہری آبادی ایک لاکھ چوالیس ہزار نو سو نوے (۱۴۴۹۹۰) اور دیہی آبادی چوبیس لاکھ آٹھ ہزار پانچ سو چھتیس (۲۴۰۸۵۳۶) ہے۔ ہمارے ضلع میں مردوں کی تعداد تقریباً بارہ لاکھ چھیانوے ہزار چھیالیس (۱۲۹۶۰۴۶) اور عورتوں کی تعداد تقریباً بارہ لاکھ ستاون ہزار چار سو اسی (۱۲۵۷۴۸۰) ہے۔ گاؤں کی کل تعداد تقریباً ۲۳۴۴ ہے۔

سوالات

۱۔ ضلع سدھارتھ نگر میں کل کتنی تحصیلیں ہیں؟

۲۔ ضلع سدھارتھ نگر میں کل کتنے بلاک ہیں؟

۳۔ ہمارے ضلع کی آبادی اور کل گاؤں کی تعداد کتنی ہے؟

۴۔ ضلع میں کل کتنے منتخب شہری مقامات ہیں؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۱۶)

تحصیل نوگڑھ

Coordinates: 27.300501° N83.094498° E

جغرافیائی محل وقوع خط استوا سے اتر تقریباً ۲۷ درجہ عرض البلد اور خط نصف النہار (گرینچ) سے پورب تقریباً ۸۳ درجہ طول البلد کے درمیان سطح سمندر سے ۸۶ میٹر ۹۰ سینٹی میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔

حدود اربعہ تحصیل نوگڑھ کے شمال میں ملک نیپال، جنوب میں تحصیل بانسی، مشرق میں ضلع مہراج گنج اور مغرب میں تحصیل شہرت گڑھ واقع ہے۔

خاص مقامات

نوگڑھ ہمارے ضلع کی ایک تحصیل اور ضلع کا صدر مقام بھی ہے اور ضلع کے پانچ اسمبلی حلقوں میں سے ایک حلقہ ہے جس کا نیا نام کپلوستو ہے۔ اس تحصیل میں کھیتی بہت اچھے ڈھنگ سے کی جاتی ہے۔ آب پاشی کے لئے نہریں اور تالاب بکثرت ہیں اس تحصیل کا چاول مشہور ہے۔ تعلیمی میدان میں یہ تحصیل آگے ہے۔ بڑے بڑے تعلیمی ادارے جیسے سدھارتھ یونیورسٹی بدھ ودیا پیٹھ ڈگری کالج اور انٹر کالج یہاں پر ہیں اور مرکز تحفیظ القرآن والدعوہ والتعلیم بھی یہیں پر ہے جس کے بانی حضرت مولانا عبدالقدوس مدنی ہیں۔

اسکا بازار یہ ایک بڑا بازار ہے یہاں دسہرا کا میلا لگتا ہے کاروبار کے لحاظ سے اچھی جگہ ہے۔ اسکا بازار ریلوے کا اسٹیشن بھی ہے۔

Scanned with CamScanner

برڈپور یہاں کے انگریز زمیں داروں نے اس علاقے کو کافی ترقی دی تھی جن کی چار کوٹھیاں مشہور ہیں (۱) نیورا کوٹھی (۲) دلہا کوٹھی (۳) مہنا کوٹھی (۴) الیدہ پور کوٹھی۔ الیدہ پور کا چاول بہت مشہور ہے۔

تتری بازار اس کا قدیم نام گوبرہوا بازار ہے۔ جو پرانے زمانے سے مشہور و معروف ہے۔ یہاں لکڑی کے پلنگ اور دوسری چیزیں عمدہ اور مضبوط قسم کی ملتی تھیں۔ کلکٹریٹ کی عمارت، مختلف سرکاری دفاتر، سرکاری ہسپتال اور جیل بھی یہیں پر واقع ہے۔ ادارہ مرکز تحفیظ القرآن والدعوۃ والتعلیم کا صدر دفتر بھی تتری بازار میں ہے۔

علیگڑھوا یہ وہ مقام ہے جس کے بارے میں آثار قدیمہ کے ماہرین کا خیال ہے کہ قدیم کپلوستو یہی ہے۔ یہاں کھدائی کے بعد پرانی عمارتیں برآمد ہوئی ہیں اور یہیں پر سدھارتھ یونیورسٹی قائم ہے۔

اسلامی ادارے مرکز التعلیم والسنہ گورا بازار الیدہ پور، مفتاح العلوم بھٹپر ا، المرکز الاسلامی بہرا اور مدرسہ رحمانیہ کھیتول تیواری وغیرہ مشہور و معروف ہیں۔

بازار اسکا بازار، ککرہوا بازار، پرہوا بازار، برڈپور، سوہانس اور سڈا بازار اس تحصیل کے مشہور بازار ہیں۔

سوالات

۱۔ تحصیل نوگڑھ کا حدود اربعہ بتاؤ؟

۲۔ تحصیل نوگڑھ کے مرکز تحفیظ القرآن کا پورا نام اور بانی کا نام بتاؤ؟

۳۔ تحصیل نوگڑھ کے مشہور بازار کے نام بتاؤ؟

۴۔ علیگڑھوا کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۱۷)

تحصیل بانسی

Coordinates: 27º 10'30" N 82º 55'45"E

جغرافیائی محل وقوع خط استوا سے اتر تقریباً ۲۷ درجہ عرض البلد اور خط نصف النہار (گرینچ) سے پورب تقریباً ۸۲ درجہ طول البلد کے بیچ سطح سمندر سے ۷۳ میٹر یا ۲۱۴ فٹ کی بلندی پر دریائے راپتی کے کنارے آباد ہے۔

حدود اربعہ بانسی کے شمال میں تحصیل نوگڑھ، جنوب میں ضلع بستی، مشرق میں ضلع سنت کبیر نگر اور مغرب میں تحصیل ڈومریا گنج اور اٹوا واقع ہے۔

خاص مقامات

بانسی تحصیل کا صدر مقام اتر پردیش کے اسمبلی حلقوں میں سے ایک حلقہ ہے۔ چونکہ بانسی سری نیت چھتری خاندان کے مشہور راجہ رتن سین کی راجدھانی رہ چکا ہے اس لئے ترقی کے اعتبار سے ضلع سدھارتھ نگر میں پہلے نمبر پر ہے۔ اپنے کالجوں اور اسکولس کی وجہ سے تعلیمی مرکز کے طور پر مشہور ہے۔ رتن سین بی۔ایڈ کالج رتن سین ڈگری کالج رتن سین انٹر میڈیٹ کالج وتلک انٹر کالج و بی ٹی سی ٹریننگ کالج و جواہر نو ودے ودیالیہ اور دیگر اسلامی تعلیمی ادارے تعلیمی مرکز ہونے کے کھلے ثبوت ہیں۔ شہر کی آب وہوا آلودگی سے پاک ہے۔ منگل بازار، رانی گنج اور روڈویز چوراہا اس شہر کی قابل ذکر جگہیں ہیں۔ مشہور ہے کہ پہلے یہاں بانسری بنانے کے لئے بانس کا بڑا

Scanned with CamScanner

جنگل تھا۔اس لئے بانسی نام پڑا۔ یہاں کا ماگھ میلہ مشہور ہے جو تقریباً ایک ماہ تک رہتا ہے۔ یہاں کی علاقائی مٹھائیاں جلیبی، کھاجہ اور برفی وغیرہ ہیں۔ بانسی پکی سڑکوں کے ذریعے اطراف کے علاقوں اور ملک کے دیگر شہروں سے بڑی مضبوطی سے جڑا ہوا ہے۔ روڈویز اسٹیشن یہاں آمدورفت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہاں کی زبان ہندی ،بھوجپوری اور اودھی ہے

براؤں راجہ تحصیل بانسی کا مشہور مقام ہے۔ یہاں دارالعلوم اہل سنت فیض الرسول درس گاہ قائم ہے۔ جہاں سے ماہ نامہ ''فیض الرسول'' ہر ماہ پابندی سے شائع ہوتا ہے۔ یہاں ہر سال ۲۲ محرم کو عرس اور میلہ لگتا ہے۔ جہاں دور دور سے زائرین آتے ہیں۔

چتیا تیواری تیواری برہمنوں کا مشہور گاؤں ہے۔ یہ لوگ بانسی راجہ کے گرو اور پروہت تھے۔ یہاں کے بوڑھن ناتھ ایک مشہور زمیں دار گزرے ہیں۔ ان ہی کی وجہ سے گاؤں مشہور ہوا ہے۔

اسلامی ادارے جامعۃ الحق، جامعۃ الصالحات بانسی، مدرسہ تعلیم الاسلام نرکٹھا، مدرسہ اسلامیہ اکبر پور جمنی، احیاء العلوم بھرتھنہ اور مدرسہ دار العلوم بنکے گاؤں اس تحصیل کے دینی تعلیمی ادارے ہیں۔

بازار رانی گنج، مروٹیا، راجے ڈیہہ، پتھرا بازار وغیرہ یہاں کے مشہور بازار ہیں۔

سوالات

۱۔ تحصیل بانسی کا حدود اربعہ بتاؤ؟

۲۔ بانسی کا نام بانسی کیوں پڑا یہاں کے راجہ کا نام کیا تھا؟

۳۔ اس تحصیل کے مشہور بازار کون کون سے ہیں؟

۴۔ اس تحصیل کی کچھ خاص خاص جگہیں بتاؤ؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۱۸)

تحصیل ڈومریا گنج

Coordinates: 27.22° N 82.67° E

جغرافیائی محل وقوع ڈومریا گنج خط استوا سے اتر تقریباً ۲۷ درجہ عرض البلد اور خط نصف النہار (گرینچ) سے پورب تقریباً ۸۲ درجہ طول البلد کے درمیان سطح سمندر سے ۸۸ میٹر یا ۲۸۹ فٹ کی بلندی پر دریائے راپتی کے کنارے آباد ہے۔

حدود اربعہ ڈومریا گنج کے شمال میں تحصیل اٹوا، جنوب میں ضلع بستی، مشرق میں تحصیل بانسی اور مغرب میں ضلع بلرام پور واقع ہے۔

خاص مقامات

ڈومریا گنج تحصیل کا صدر مقام ہے اتر پردیش کا حلقہ اسمبلی ہے پارلیمنٹ کا بھی حلقہ ہے جو پورے ضلع پر مشتمل ہے۔ گوتم بدھ کی جائے پیدائش لمبنی (کپلوستو) سے تقریباً ۸۰ کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ تاریخی جگہ ہے۔ پہلے یہاں ڈوم کٹار خاندان کے راجہ راج کرتے تھے۔ اس لئے اس کا نام ڈومریا گنج پڑا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں یہاں کے لوگوں نے بمبئی آرمی کے دو انگریز افسروں کو مارڈالا تھا۔ جن کی قبریں آج بھی شہر کے مغربی علاقے میں موجود ہیں۔ منشی پریم چندر جو ایک مشہور ناول نگار اور قلم کار گزرے ہیں۔ وہ بھی مختصر مدت کے

لئے بحیثیت مدرس ماڈرن اسکول (جو اب لڑکیوں کا مشہور کالج ہے) میں خدمت انجام دے چکے ہیں۔ یہاں کا پی۔آئی۔سی (P.I.C.) انٹر کالج، جامعہ خیر العلوم، کلیۃ الطیبات نسواں کالج، صفا شریعت کالج اور معہد الایتام نام کے ادارے مشہور ومعروف ہیں۔ آمد ورفت کے لئے روڈ ویز اسٹیشن ہے۔ جس کے ذریعے ڈومریا گنج ملک کے مختلف شہروں سے جڑا ہوا ہے۔ مذہبی رواداری اور بھائی چارہ کا ماحول یہاں کی خاص صفت ہے۔

ہلور | یہ ایک قدیم اور بڑی آبادی ہے۔ یہاں منگل کے دن بڑا بازار لگتا ہے زیادہ تر شیعہ آباد ہیں۔ یہاں کے اکثر لوگ تعلیم یافتہ اور سرکاری محکموں میں بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔

قادر آباد | یہ بھی تحصیل کا مشہور گاؤں ہے۔ یہاں ایک آزاد انٹر کالج اقلیتی ادارہ ہے۔ جسے ملک کمال یوسف کے اجداد نے قائم کیا تھا۔

بگھوا | یہ ایک قدیم معافی گاؤں ہے جسے آزادی سے پہلے کی حکومت نے ہلور کے شیعہ زمیں داروں کو دے رکھا تھا۔ اب یہاں کے لوگ پسماندگی سے نجات پانے کے لئے سرکاری سہولیات بشمول نرمل گرام، لوہیا گرام اور جنیشور مشرا گرام کے آرزومند اور مستحق ہیں۔

بھارت بھاری | راجہ بھرت کے نام پر اس گاؤں کا نام بھارت بھاری ہے۔ یہاں کے مشہور پوکھرے پر کاتک کے مہینے میں ایک بڑا میلا لگتا ہے۔ جو ہفتہ بھر چلتا ہے۔ آثار قدیمہ میں اس کا شمار ہے۔

بازار | ہلور، شاہ پور، بھنڈریا، پرس پور، بھروٹیا وغیرہ اس تحصیل کے مشہور بازار ہیں۔

Scanned with CamScanner

اسلامی ادارے مفتاح العلوم ٹکریا، قاسم العلوم ریواں، مصباح العلوم رسول پور، سراج الاسلام بیت نار، مصباح العلوم بسڈیلہ، مدرسہ دار التعلیم والتربیہ جھبراؤں، مدرسہ ضیاء العلوم پیرارام لعل، مدرسہ کنز العلوم گھوا، جامعۃ الہدایہ گھوا وغیرہ۔
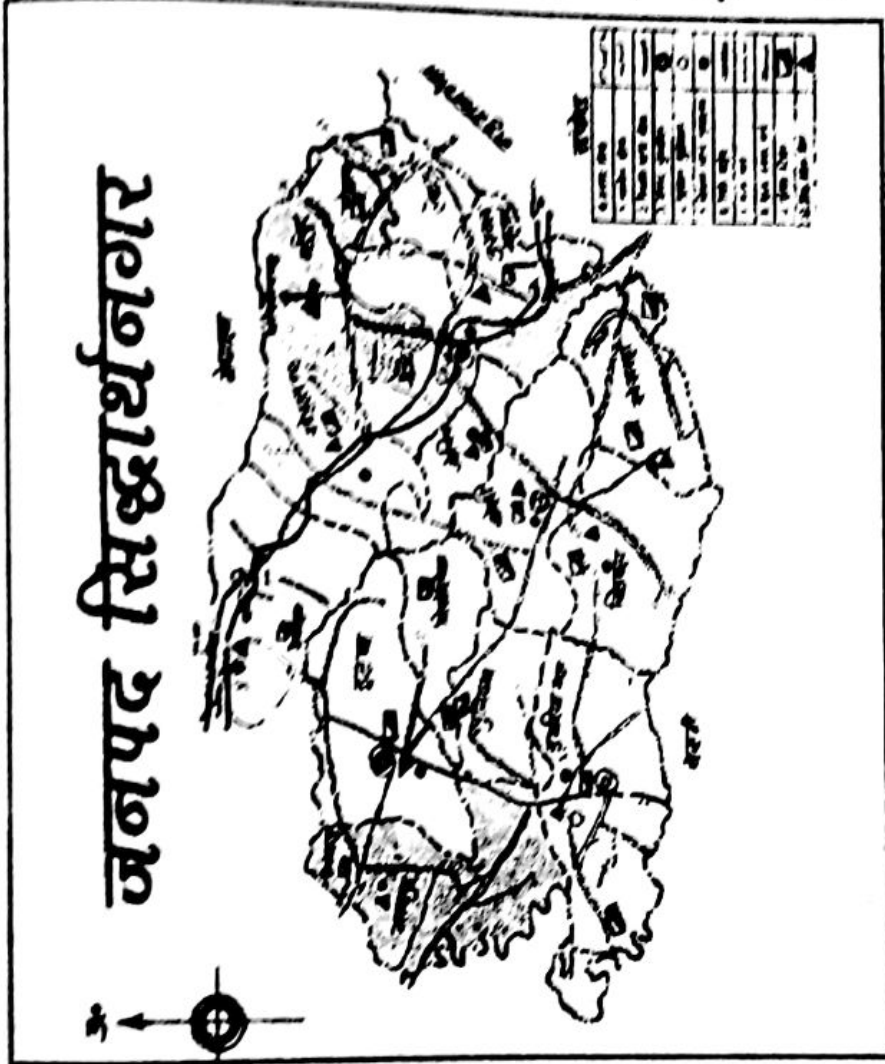
سوالات

۱۔ تحصیل ڈومریاگنج کا حدود اربعہ بتاؤ؟

۲۔ ڈومریاگنج کا جغرافیائی محل وقوع بتاؤ؟

۳۔ ڈومریاگنج کے مسلم نسواں اسکول کا نام بتاؤ؟

۴۔ ڈومریاگنج کا نام ڈومریاگنج کیوں پڑا؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۱۹)

تحصیل اٹوا

Coodinates: 27° 20'0"N 82° 42'0"E

جغرافیائی محل وقوع اٹوا شہر خط استواء سے اتر تقریباً ۲۷ درجہ عرض البلد اور خط نصف النہار (گرینچ) سے پورب تقریباً ۸۲ درجہ طول البلد کے قریب سرحد نیپال کے جنوب میں ۲۲ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

حدود اربعہ اٹوا کے شمال میں تحصیل شہرت گڑھ، جنوب میں تحصیل ڈومریا گنج مشرق میں تحصیل بانسی اور مغرب میں ضلع بلرام پور واقع ہے۔

خاص مقامات

اٹوا بڑھنی سے بستی سڑک اور بسکوہر سے بانسی سڑک کے خط عمودی پر واقع تحصیل کا صدر مقام لکڑی کی مشہور مارکیٹ، چوراہا اور صنعت وتجارت کا مرکز ہے۔ آمد ورفت کے لئے سرکاری اور غیر سرکاری بسوں کا بہتر انتظام ہے۔ ملک کے بڑے اور مشہور جگہوں کے لئے یہاں سے بسیں روانہ ہوتی ہیں۔ تعلیمی میدان میں بھی اٹوا کا خاص مقام ہے۔ یہاں رام منوہر لوہیا ڈگری کالج، ماتا پرساد انٹر کالج، رئیس انٹر کالج، الفاروق انٹر کالج و ہائی اسکول، جامعہ اتحاد ملت اور دیگر مشنری اسکول موجود ہیں۔ اٹوا میں جامع مسجد اتحاد ملت تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔ ۱۹۷۱ء

میں یہ مسجد علاقے کے عوام کے ہاتھوں ۲۴ گھنٹے کے اندر تعمیر ہوئی تھی۔ اب اس مسجد کی جگہ ۶۰x۶۰ فٹ کی ایک عالی شان دو منزلہ پر شکوہ مسجد قائم ہے۔

بسکوہر یہ قدیم تجارتی قصبہ ہے۔ یہاں بودھ مذہب کے کئی پرانے مندر ہیں۔ اور تحریک شہیدین کے ایک مجاہد مولانا اللہ بخش انبالوی یہیں مدفون ہیں اور عربی ادب کے مشہور استاد علامہ عبد الغفور مرحوم کا مولد و مدفن بھی ہے۔

بڈھی خاص غالباً یہ ایک قدیم بودھ آبادی رہی ہے جس کے کھنڈر پر موجودہ بستی آباد ہے۔ یہاں متعدد پرانے کنویں، مورتیاں اور دوسری چیزیں برآمد ہوئی ہیں۔ جن سے ان کے قدیم بودھ آبادی ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ ''المعہد الاسلامی'' یہاں کی مشہور اسلامی درس گاہ ہے جو اپنے بانی مولانا عبد الحفیظ ندوی کے خوابوں کی تعبیر ہے۔

بازار اٹوا بازار، بسکوہر، کھنڈسری، برگدوا، بھدوکھر وغیرہ اس تحصیل کے مشہور بازار ہیں۔

اسلامی ادارے مدرسہ نور الاسلام راما پور، فیض محمدی بسکوہر، مدرسہ قاسم العلوم بڈھی، مدرسہ اسلامیہ سمرا، مدرسہ تعلیم الاسلام مڑلا، اشاعت العلوم دو بھڑیا، قمر الہدیٰ کسمہی، ضیاء العلوم جھکہیا، مدرسہ محمدیہ بسکوہر اور مدرسہ اسلامیہ دیوا اچپار پرساو غیرہ۔

سوالات

۱۔ تحصیل اٹوا کا حدود اربعہ بتاؤ؟

۲۔ بسکوہر کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟

۳۔ اٹوا کی تاریخی جامع مسجد کب اور کتنے وقفے میں تیار ہوئی تھی؟

۴۔ اٹوا کے بڑے تعلیمی اداروں کے نام بتاؤ؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۲۰)

تحصیل شہرت گڑھ

Coodinates: 27.391512° N 82.957680° E

جغرافیائی محل وقوع شہرت گڑھ خط استوا سے اتر تقریباً ۲۷ درجہ عرض البلد اور خط نصف النہار (گرینچ) سے پورب تقریباً ۸۲ درجہ طول البلد کے قریب سطح سمندر سے تقریباً ۹۰ میٹر ۴۰ سینٹی میٹر کی بلندی پر ضلع کے صدر مقام سے ۲۵ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

حدود اربعہ شہرت گڑھ کے شمال میں ملک نیپال جنوب میں تحصیل اٹوامشرق میں تحصیل نوگڑھ اور مغرب میں ضلع بلرام پور واقع ہے۔

خاص مقامات

انتری بازار یہ ایک مسلم اکثریتی گاؤں ہے یہاں کا مدرسہ بحر العلوم اور مدرسۃ البنات المسلمات "نسواں کالج" دینی تعلیم کے لئے علاقے میں مشہور ومعروف ہے۔

بھبھنی بازار یہ ایک بڑا گاؤں ہے جسے برہمن زمیں داروں نے بسایا تھا اس لئے یہ گاؤں اس نام سے مشہور ہے یہاں لڑکیوں کا مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ قائم ہے۔

پلٹا دیوی اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مہابھارت کی لڑائی میں فتح حاصل کرنے کے بعد جب پانڈو ہمالیہ کے برف میں ابدی موت حاصل کرنے کے لئے جارہے تھے تاکہ دنیا میں پنر جنم سے نجات مل جائے تو ایک رات کے لئے اس

گھنے جنگل میں ٹھہرے تھے جس مقام پر آج مندر بنا ہوا ہے اور مشہور میلہ لگتا ہے۔

پراگ راج (پرگوا) گوکہ یہ ایک غیر آباد جگہ ہے لیکن اس کے بارے میں ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ ایک تاریخی جگہ ہے۔ اس میں ۵۳ کنویں اور ۵۴ پوکھرے موجود بتائے جاتے ہیں۔

بازار مہتھا بازار، مسہروا بازار، بھنی بازار، چلھیا بازار، سونولی بازار، کوٹیا دیگر بازار، پکری بازار اس تحصیل کے بازار ہیں۔

میلہ گورہوا میلہ، لیدوا نہان میلہ، ڈھوسوری میلہ، بھرنڈا میلہ اس تحصیل کے مشہور میلے ہیں۔

اسلامی ادارے جامعہ انوار العلوم گجہڑا، انجمن اسلامیہ بھنی بازار، مدرسہ نور الاسلام رومن دیئی، دار السلام پھلوریا، مدرسہ اصلاح المسلمین کوٹیا دیگر، مدرسہ شمس العلوم گائے گھاٹ اس تحصیل کے مشہور دینی مدرسے ہیں۔

سوالات

۱۔ تحصیل شہرت گڑھ کا حدود اربعہ بتاؤ؟

۲۔ پلٹا دیوی اور پراگ راج کے بارے میں کیا مشہور ہے؟

۳۔ شہرت گڑھ تحصیل کے نسواں مدرسوں کے نام بتاؤ؟

۴۔ شہرت گڑھ کے بارے میں تم کیا جانتے ہو مختصر معلومات لکھو؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۲۱)

ضلع کا انتظام

ہمارے ضلع کے مختلف کاموں کے لئے الگ الگ محکمے قائم ہیں۔اور ہر محکمے کا ایک افسر مقرر ہے جو اپنے محکمے کا ذمہ دار ہے۔ان تمام محکموں کے افسران ضلع ادھیکاری (.D.M) کے ماتحت کام کرتے ہیں۔اور اپنے اپنے کاموں کی رپورٹ پیش کرتے ہیں

ضلع کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصے کو تحصیل کہتے ہیں۔جس کا حاکم تحصیل دار ہوتا ہے۔ جو لگان کی وصولی کراتا ہے۔لگان کے متعلق کاشت کاروں کے چھوٹے چھوٹے مقدمے خود طے کرتا ہے۔ تحصیل کے خزانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔وہ تحصیل کے صدر مقام میں رہتا ہے۔اس کے ماتحت نائب تحصیل دار اور کئی قانون گو، امین اور لیکھ پال ہوتے ہیں۔ جو لگان وصول کر کے تحصیل دار کے پاس جمع کرتے ہیں لیکھ پال کا کام گاؤں سے متعلق کاغذات کا اندراج کرنا ہوتا ہے۔

ہمارے ضلع میں دیوانی اور فوج داری کچہریاں (عدالتیں) بھی قائم ہیں۔

دیوانی عدالت | اس میں مال وجائداد کے مقدمات دیکھے جاتے ہیں۔

فوج داری عدالت | اس میں چوری، ڈکیتی، قتل وغیرہ کے مقدمات دیکھے جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

ضلع اور ضلع کی عدالتوں کا سب سے بڑا ذمہ دار ضلع مجسٹریٹ (D.M.) ہوتا ہے۔اس کے معاون سشن جج اور منصف ہوتے ہیں جوڈیشنل مجسٹریٹ بھی فوج داری کے مقدموں کو دیکھتا ہے۔

ضلع میں امن وامان کو قائم رکھنے کے لئے پولیس کا محکمہ قائم ہے۔جگہ جگہ تھانے بنے ہوئے ہیں جہاں تھانے دار اور کانسٹبل رہتے ہیں۔اس محکمے کا سب سے بڑا افسر سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوتا ہے جسے مختصراً (S.P.) کہا جاتا ہے۔

ہمارے ضلع میں کل انیس تھانے ہیں:

(۱) علیگڑھوا کپلوستو (۲) بانسی (۳) بھوانی گنج (۴) چلھیا (۵) ڈھبروا (۶) دھرم سنگھوا بازار (۷) ڈومریا گنج (۸) گلھورا (۹) اٹوا (۱۰) جوگیا ادے پور (۱۱) کھسرہا (۱۲) لوٹن (۱۳) مصرولیا (۱۴) موہانہ (۱۵) پتھرا بازار (۱۶) شہرت گڑھ (۱۷) تتری بازار (۱۸) ترلوک پور (۱۹) اسکا بازار

پولیس کی امداد کے لئے خفیہ پولیس کا ایک دوسرا محکمہ ہے۔جسے لوکل انٹلی جنس یونٹ (L.I.U.) کہا جاتا ہے۔اس محکمے کے ملازمین بھیس بدل کر خفیہ باتوں کی جانچ کرتے ہیں۔

ضلع کے صدر مقام پر ایک جیل ہے جس میں مجرموں کو قید کیا جاتا ہے نیز ضلع کے صدر مقام میں ایک بڑا اسپتال ہے۔جہاں مریضوں کا علاج مفت ہوتا ہے جس کا نگراں چیف میڈیکل آفیسر (C.M.O.) ہوتا ہے۔

محکمۂ حفظان صحت اس محکمے کا سب سے بڑا ذمہ دار ہر ضلع میں ایک ہیلتھ افسر ہوتا ہے۔اور بہت سے افسران اس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔جن کے ذمہ ضلع کی صفائی، بیماریوں سے لوگوں کو محفوظ رکھنا، وبائی بیماریوں کے وقت مفت دوائیں

تقسیم کرنا، بچاؤ کے لئے ٹیکے اور انجکشن لگانے کا کام ہوتا ہے۔ ہمارے ضلع میں اس طرح کے اسپتال مختلف جگہوں پر چل رہے ہیں۔ ہواں پورا ہے پر ۱۹۹۳ء میں ایک بڑا اسپتال کھلا ہے جو بہت کامیاب چل رہا ہے۔

ہمارے ضلع کے سرکاری اسپتال اور صحت عامہ کی دیکھ بھال کرنے والے دیگر اداروں کی تعداد درج ذیل ہیں۔

ضلع صدر اسپتال۔۱، شہری طبی مرکز۔۱، عوامی طبی مرکز۔۸، ابتدائی طبی مرکز۔۶، جدید طبی مرکز۔۵۷، ذیلی طبی مرکز۔۲۷۸، آیورویدک اسپتال شہری۔۳، آیورویدک دیہی اسپتال۔۳۵، یونانی اسپتال دیہی۔۲، ہیومیوپیتھک اسپتال شہری۔۱، ہیومیوپیتھک اسپتال دیہی۔۲۰، مویشی اسپتال۔۲۵، مویشی خدماتی (دیکھ بھال) مرکز۔۳۶

سوالات

۱۔ ضلع کے سب سے بڑے حاکم کو کیا کہتے ہیں؟
۲۔ تحصیل کا ذمہ دار کون ہوتا ہے؟ اس کے ماتحت کون کون لوگ ہوتے ہیں؟
۳۔ لیکھ پال کا کام کیا ہوتا ہے؟ کھیت کی نقل لینے کہاں جانا پڑتا ہے؟
۴۔ دو خاص عدالتیں کون کون سی ہیں؟ اور ان کا کام کیا ہے؟
۵۔ ضلع صدر اسپتال کہاں ہے اور اس کے سب سے بڑے ذمہ دار کو کیا کہتے ہیں؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۲۲)

ضلع کا جمہوری انتظام

بچو! تم نے ضلع کے انتظام کے بارے میں پڑھا اور تمھیں معلوم ہوا کہ انتظامی افسران کا تقرر سرکار کرتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ سرکار نے ایسے انتظامی اور قانونی ادارے کھول رکھے ہیں جن کے افسران کا انتخاب ضلع کے عوام خود کرتے ہیں جیسے ممبر پارلیمنٹ، ممبر اسمبلی، ڈسٹرکٹ بورڈ، میونسپل بورڈ، نوٹیفائیڈ ایریا اور گاؤں پنچایتیں وغیرہ۔

ممبر پارلیمنٹ اسے مختصراً ایم۔ پی (.M.P) کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلع سدھارتھ نگر میں اس کی ایک ہی نشست ہے۔ جو ڈومریا گنج پارلیمانی نشست کہلاتی ہے۔ ضلع کے لوگ صرف ایک ہی نمائندہ چن کر پارلیمنٹ میں بھیجتے ہیں۔

ممبر اسمبلی اسے مختصراً ایم۔ ایل۔ اے (.M.L.A) کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلع میں اتر پردیش اسمبلی کی کل پانچ نشستیں ہیں۔ (۱) ڈومریا گنج (۲) بانسی (۳) اٹوا (۴) کپلوستو (نوگڑھ) (۵) شہرت گڑھ۔ ضلع کے لوگ اپنے یہاں سے ان پانچ نشستوں سے صرف پانچ لوگوں کو اتر پردیش اسمبلی کے لئے اپنا نمائندہ چن کر بھیجتے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ اس ادارے کا ذمہ دار ''صدر ضلع بورڈ'' ہوتا ہے۔ جس کو عوام کے نمائندے چنتے ہیں۔ بورڈ کے مندرجہ ذیل کام ہیں۔

انسانوں اور جانوروں کے علاج کے لئے اسپتال کھولوانا، تعلیم کا بندوبست کرنا اور تالاب، کنویں اور پارک وغیرہ بنوانا۔

تعلیم کا محکمہ ڈپٹی انسپکٹر آف اسکولس کے ماتحت ہوتا ہے بورڈ کے ذریعہ جونیر اور پرائمری درجات کی تعلیم کا انتظام ہوتا ہے۔

میونسپل بورڈ شہروں کے انتظام کے لئے میونسپل کمیٹیاں ہوتی ہیں۔ جن کا ذمہ دار چیئرمین کہلاتا ہے۔ پچھلے سبق میں میونسپل بورڈ کے نام اور تعداد کے بارے میں پڑھ چکے ہو۔

نوٹیفائیڈ ایریا چھوٹے قصبوں کا انتظام نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی کرتی ہے۔ اور اس کے ممبر مقامی لوگ ہوتے ہیں۔

ٹاون ایریا پانچ ہزار سے کم آبادی والے قصبوں کا انتظام ٹاون ایریا کمیٹی کرتی ہے جو میونسپل کمیٹی کی طرح قصبہ کی صفائی اور تعلیم کا انتظام بھی کرتی ہے۔ اس کے ممبر بھی مقامی لوگ ہوتے ہیں۔

اتر پردیش حکومت نے گاؤں کی ترقی کے لئے پنچایت راج ایکٹ بنایا ہے جس کی رو سے دیہاتوں میں تین طرح کے ادارے قائم ہو رہے ہیں۔ ۱۔ گاؤں سبھا، ۲۔ گاؤں پنچایت، ۳۔ پنچایتی عدالت۔

گاؤں سبھا اس ادارے کا ممبر گاؤں کا رہنے والا ہر شخص ہوسکتا ہے۔ صرف سرکاری ملازم، پاگل، کوڑھی اور مجرم نہیں ہو سکتے۔ گاؤں کے ممبران ہی صدر (پردھان) اور نائب صدر (نائب پردھان) پانچ سال کے لئے منتخب کرتے ہیں۔

گاؤں پنچایت گاؤں سبھا ہی کے کچھ منتخب لوگ اس پنچایت کے رکن ہوتے

ہیں۔ جو تین سال کے لئے رہ سکتے ہیں ان کی تعداد زیادہ سے زیادہ اکیاون ہوتی ہے۔ گاؤں سبھا ہی کے صدر اور نائب صدر اس کے بھی صدر اور نائب صدر ہوتے ہیں۔ جن کا کام گاؤں کا انتظام کرنا ہے۔ ہمارے ضلع میں گاؤں پنچایتوں کی تعداد تقریباً ۱۱۹۹ ہے۔

پنچایتی عدالت کئی گاؤں سبھاؤں کو ملا کر ایک پنچایتی عدالت بنتی ہے۔ ہر گاؤں سبھا اپنے یہاں کے پانچ ممبروں کو عدالت کے لئے منتخب کرتی ہے۔ اس طرح ۱۵ سے ۶۵ ممبران پنچایتی عدالت بناتے ہیں۔ ان ہی میں سے سرپنچ کا انتخاب پانچ سال کے لئے ہوتا ہے۔ جو چھوٹے مقدموں کا فیصلہ کرتا ہے اور مجرموں پر سو روپئے تک جرمانہ کرسکتا ہے۔ ضلع میں کئی پنچایت انسپکٹر ہوتے ہیں۔ جن کے ماتحت ہر عدالت میں ایک سکریٹری ہوتا ہے۔ ضلع میں ان سب کے اوپر ایک پنچایت آفیسر ہوتا ہے جو تمام پنچایتی عدالتوں کی نگرانی کرتا ہے۔ ہمارے ضلع میں تقریباً ۱۵۲ پنچایتی عدالتیں ہیں۔

سوالات

۱۔ تعلیمی محکمے کا سب سے بڑا ذمہ دار کون ہوتا ہے؟
۲۔ چیئرمین کس کو کہتے ہیں؟ اس کی ذمہ داری کیا ہوتی ہے؟
۳۔ گاؤں سبھا کی ممبری کس کس کو نہیں مل سکتی؟
۴۔ پنچایتی عدالت کے بارے میں تفصیل سے بتاؤ؟
۵۔ ضلع اسمبلی نشستوں کے نام بتاؤ؟

Scanned with CamScanner

سبق نمبر (۲۳)

بلاک

ہمارے ضلع میں تقریباً ۸۵ فیصد لوگ دیہات میں رہتے ہیں ۔ بقیہ قصبوں اور شہروں میں ۔ گاؤں میں رہنے والے کاشت کاروں اور مزدوروں کی ترقی ہی دراصل ضلع اور ملک کی ترقی ہے اس لئے حکومت مختلف طریقوں سے گاؤں کی ترقی کے لئے کوشش کررہی ہے۔ گاؤں کے سلسلے میں سب سے اہم کام بلاک انجام دیتا ہے۔

اس کے ذمہ گاؤں میں رہنے والے کسانوں اور مزدوروں کو طرح طرح کی سہولتیں فراہم کرنا، کاشت کاروں کو عمدہ بیج کھیتی کے اوزار، امداد و قرض مہیا کرنا ، جانوروں کی اچھی نسل تیار کرنا اور ان کی صحت کے لئے دوائیں فراہم کرنا، اسکول کھلوانا ، بیماری کی روک تھام کرنا ، گھریلو صنعتوں کو ترقی دینا ، کوآپریٹو دکانیں کھلوانا، مرغی خانہ، شہد کی مکھی ، ریشم کے کیڑے اور اس قسم کی دوسری تجارت کرنے کے لئے امداد اور ادھار رقمیں فراہم کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ ان امداد و سہولیات کے علاوہ بلاک کے ذمہ اور بھی کام ہوتے ہیں۔

ہمارے ضلع میں کل چودہ بلاک ہیں۔ جو درج ذیل ہیں

۱۔ نوگڑھ ۲۔ لوٹن ۳۔ برڈ پور ۴۔ اسکا بازار ۵۔ جوگیا ادے پور ۶۔ شہرت گڑھ ۷۔ بڑھنی ۸۔ بانسی ۹۔ کھسرہا ۱۰۔ مٹھول ۱۱۔ ڈومریا گنج ۱۲۔ بھنواپور ۱۳۔ اٹوا ۱۴۔ کھنیاؤں

Scanned with CamScanner

بلاک کے سب سے بڑے ذمہ دار کو بی۔ڈی۔او (B.D.O.) کہا جاتا ہے۔اسی طرح ہر بلاک میں ایک بلاک پرمکھ ہوتا ہے۔جس کا انتخاب گاؤں سبھاؤں کے منتخب نمائندے بی۔ڈی۔سی (B.D.C.) کرتے ہیں۔

سوالات
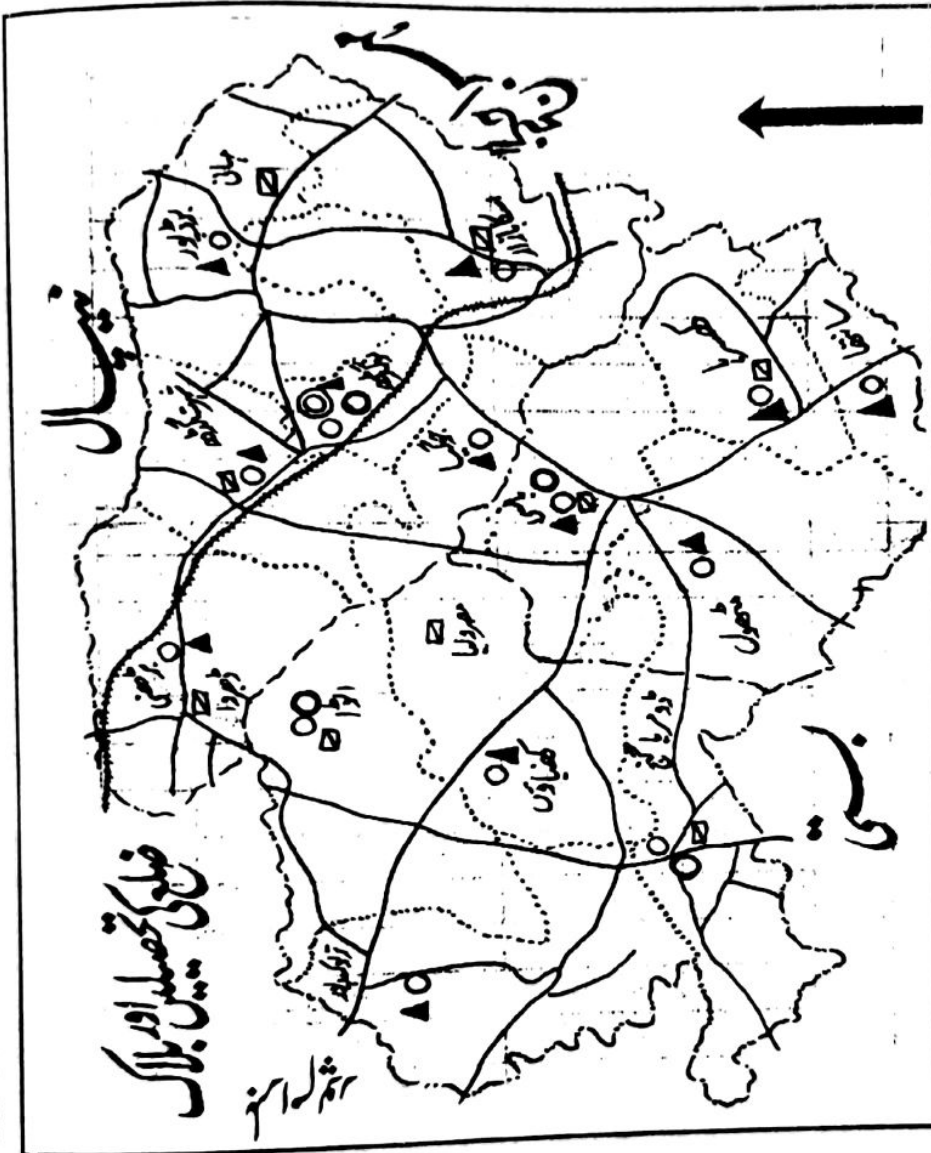
۱۔ ضلع سدھارتھ نگر میں کل کتنے بلاک ہیں؟

۲۔ بلاک کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟

۳۔ اپنے بلاک کا نام بتاؤ اور بلاک کے ذمہ دار کو کیا کہتے ہیں؟

Scanned with CamScanner